بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

بدر

BADR - QADIAN

ایجہان منتظر خوش باش کہ آمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدئ آخر زمان

نمبر ۱۹ سلسلۃ الجدید جلد ۲ — نمبر ۱۹ سلسلۃ القدیم جلد ۵

۱۵ - ربیع الاول ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ـــ للعـــہ

معاونین درجہ اول جن کو ۶ روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ـــ ﷲ

معاونین درجہ دوم جنکو ۶/۸ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ـــ للعہ

معاونین درجہ سوم ہے عام قیمت بیشگی ۴ ۱۲/

عام قیمت مابعد ہے فی پرچہ ۲/ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ فرمائیں گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کی پرچہ کیواسطے ۲/ کا ٹکٹ آنا چاہیئے خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی۔ علیحدہ رسید نہ دی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینجر

لوکل ... ۴ ... افریقیہ ...... ﷲ

اطلاع

اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعودؑ کے نام نہیں ہونی چاہیئے

آؤ عیسائیو ادھر آؤ ۔ نورِ حق دیکھو راہِ حق پاؤ۔

شہر دہلی میں ایک نابینا عیسائی احمد مسیح نے وہاں کے ایک احمدی میر قاسم علی صاحب سے چند روز تحریری مباحثہ کرکے اور خود ہی شکست پانے کا اقرار کرکے اپنی شرم کو دور کرنے کی اب یہ تجویز کی ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کو مباہلہ کے واسطے چیلنج کیا ہے حضرت نے اس کے جواب میں ایک اشتہار شائع فرمایا ہے۔ جو کہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم آمین

اللّٰھم اخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منہم۔ آمین۔

درخواست مباہلہ منظور

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ والصلوٰۃ والسلام علی خیر رسلہ وافضل انبیائہ وسلالۃ اصفیائہ محمد ن المصطفیٰ الذی یصلی علیہ اللہ والملائکۃ والمؤمنون المقربون۔

امّا بعد

۲ ۔ مئی ۱۹۰۶ء کی ڈاک میں ۱۰ بجے کے قریب دہلی سے آیا ہوا مجھے ایک پیکٹ ملا۔ جو احمد مسیح واعظ۔ ایس۔ پی۔ جی۔ مشن دہلی نے شائع کیا ہے اور جس میں میرے ساتھ مباہلہ کی درخواست کی ہے۔ اگرچہ ایک عرصہ گذر چکا ہے۔ کہ میں اللہ تعالےٰ کے الہام اور ایماء کے موافق اس ذریعہ سے تمام پادریوں اور دوسرے مخالفین اسلام پر حجت پوری کرچکا ہوں اور کوئی شخص مباہلہ کے لئے نہیں آیا۔ پادریوں نے تو ہمیشہ یہ عذر کرکے ہی اس پیالہ کو ٹالا کہ ہمارے مذہب میں درست نہیں مگر اب معلوم نہیں کہ احمد مسیح نے اس کے جواز کا فتویٰ کہاں سے حاصل کیا بہرحال مجھے اس سے کچھ بحث نہیں میں نے اس درخواست مباہلہ کو جو احمد مسیح عیسائی نے میری کسی درخواست کے بغیر از خود شائع کی ہے۔ غور سے پڑھا۔ دہلی کے سوا دوسری جگہ کے لوگ تو شائد احمد مسیح کے نام سے بھی واقف نہ ہوں۔ پھر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک گمنام آدمی سے مباہلہ کا کیا فائدہ ہوگا وہ اپنے مباحثہ کا اثر صرف اپنی ذات تک مانتا ہے تو مباہلہ کا اثر اس کی قوم پر کیوں کر سمجھا جاویگا اور علاوہ بریں وہ تو پہلے ہی سے اندھا ہے اور احمد مسیح اپنی اس درخواست میں کوئی وجہ نہیں بتلاتا کہ وہ میر قاسم علی صاحب سے کیوں مباہلہ نہیں کرتا جبکہ مباحثہ اسی سے کیا ہے۔ ہمارے سید و مولیٰ امام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مباہلہ کے لئے نصاریٰ نجران کو دعوت دی تھی تو وہ مباہلہ ایک قوم کے ساتھ تھا بلکہ ان میں دو بشپ بھی تھے اس لئے ایک فرد واحد سے مباہلہ کرنا خداتعالیٰ کے اس آسمانی فیصلہ سے ہنسی کرنا ہے۔ میں جیسا کہ ظاہر کرچکا ہوں۔ اس سے پہلے مباہلہ کے ذریعہ پادریوں پر حجت پوری کرچکا ہوں۔ دیکھو انجام آتھم صفحہ ۱۳۴ اور آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۷۲ - احمد مسیح کو اگر مباہلہ کرنا ہی ہے تو وہ میرے مرید میر قاسم علی صاحب سے بطور خود کرلے۔ جس نے اس کو دعوت کی ہے۔ لیکن اگر میرے ساتھ ہی مباہلہ ضروری ہے تو میں اس کی درخواست کو اس صورت میں منظور کرسکتا ہوں کہ جب لاہور۔ کلکتہ۔ مدراس اور بمبئی کے بشپ (جو اپنے عہدہ۔ واقفیت رسوخ، و اثر کی وجہ سے زیادہ قابل قدر ہیں) ایسی درخواست کریں کیونکہ اس صورت میں مباہلہ کا اثر تمام قوم پر ہوگا نہ کہ فرد واحد پر جس کا اپنی قوم پر کچھ بھی اثر نہیں اور ایک ایسے شخص کے ساتھ (جو

کاتبہ ایثم محمد حسین احمدی۔

ایک کثیر التعداد جماعت کا امام اور مذہبی پیشوا ہو) مباہلہ کرنے والے اسی قسم کے لوگ ہونے چاہئیں۔ پس اگر احمد مسیح میرے ساتھ ہی مباہلہ کا شائق ہے جیسا کہ اس کی درخواست ظاہر کرتی ہے تو اس کا فرض ہو۔ کہ وہ مذکورہ بالا بشپ صاحبان کی دستخطی درخواست میرے پاس بھیجوا دے۔ میں ان کی درخواست کو انشاء اللہ العزیز رد نہیں کروں گا اور اگر یہ خیال ہو کہ وہ چاروں یکجا جمع نہیں ہوسکتے تو میں یہ بھی ظاہر کردیتا ہوں کہ ایک جگہ جمع ہونے کی حاجت نہیں تحریری مباہلہ شائع ہوسکتا ہے جب ان کی درخواست میرے پاس پہنچے گی۔ تو پھر اخبارات میں مضمون مباہلہ فریقین کی طرف سے شائع ہو جائے گا اور اس کا انجام فیصلہ کن ہوگا۔ میں محض حق رسانی کے خیال سے یہ بھی منظور کرتا ہوں۔ کہ اگر چاروں بشپ صاحبان انکار کردیں تو پھر ان چاروں میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی باقیوں کے وکیل کی حیثیت سے مباہلہ کرلیا جاوے گا مگر یہ درخواست ان کی طرف سے ہوگی۔ اس امر کے جواب کے لئے میں کافی وقت دیتا ہوں۔ اور تین ماہ تک جواب کا انتظار کروں گا۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

خاکسار

مرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان

مورخہ ۵ مئی ۱۹۰۶ء

بدر - مسیح

۱۵ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۴ مئی ۱۹۰۶ء۔ اِنّی مَعَ الاَکرام
لَولاکَ لَمَا خَلَقتُ الاَفلَاک

ترجمہ۔ تحقیق میں بزرگوں کے ساتھ ہوں۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا

۵ مئی ۱۹۰۶ء۔ رؤیا۔ ایک شخص نے ایک دوائی کولا وائن کی ایک بوتل دی۔ جو سرخ رنگ کی دوائی ہے۔ اور بوتل بند کی ہوئی ہے۔ اور اس پر پٹیاں لپٹی ہوئی ہیں۔ ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس شخص نے دی ہے وہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دیتا ہوں۔ دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی تھی۔ لیکن کہنے میں وہ شخص اس کا نام کتاب رکھتا ہے۔ اس وقت میں کہتا ہوں کہ اس کا وقت آگیا ہے۔ اس کو نوکر رکھا جائے۔ اور میں نے اس کتاب پر دستخط کردئیے ہیں۔ پھر الہام ہوا "یہ میری کتاب ہے۔ اس کو کوئی ہاتھ نہ لگاوے مگر وہی جو میرے خاص خدمتگار ہیں"۔ پھر الہام ہوا

"اللّٰہ یُعلینا ولا نُعلیٰ"

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اونچا کرے گا۔ ہم نیچے نہیں کئے جاویں گے۔

فرمایا۔ اس سے مطلب یہ ہے۔ کہ ہم دشمنوں پر غالب ہوں گے۔ اور دشمن سے مغلوب نہ ہوں گے

۵ مئی ۱۹۰۶ء الہام

"پھر بہار آئی۔ تو آئے ثلج کے آنے کے دن"

ثلج کا لفظ عربی ہے۔ اس کے ایک تو یہ معنے ہیں کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے۔ اور شدت سردی کا موجب ہو جاتی ہے۔ اور بارش اس کے لوازم سے ہوتی ہے۔ اس کو عربی میں ثلج کہتے ہیں۔

ان معنوں کی بنا پر اس پیش گوئی کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں۔ کہ بہار کے دنوں میں آسمان سے ہمارے ملک میں خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر یہ آفتیں نازل کریگا۔ اور برف اور اس کے لوازم سے شدت سردی اور کثرت بارش ظہور میں آئے گی۔ اور دوسرے معنے اس کے عربی میں اطمینان قلب حاصل کرنا ہے۔ یعنی انسان کو کسی امر پر ایسے دلائل اور شواہد میسر آجاویں جن سے اُس کا دل مطمئن ہو جائے۔ اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ فلاں تقریر موجب ثلج قلب ہوگئی یعنی ایسے دلائل قاطعہ بیان کئے گئے۔ کہ جن سے کلی اطمینان ہوگئی۔ اور یہ لفظ کبھی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جو اطمینان قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دل کسی امر میں پوری تسلی اور سکینت پالیتا ہے۔ تو اس کے لوازم میں سے ہے کہ خوشی اور راحت ضرور ہوتی ہے۔ غرض یہ پیش گوئی ان پہلوؤں پر مشتمل ہے۔

اس پیش گوئی پر غور کرنے سے ذہن ضروری طور پر اس بات کو محسوس کرتا ہے۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک اس جگہ ثلج کے دوسرے معنے ہیں۔ یعنی یہ کہ ہر ایک شبہ و شک کو دور کرنا اور پوری تسلی بخشنا۔ تو اس جگہ اس فقرہ سے یہ بھی مراد ہوگی۔ کہ چونکہ گذشتہ دونوں زلزلوں کی نسبت کج طبع لوگوں نے شبہات بھی پیدا کئے تھے۔ اور ثلج قلب یعنی کلی اطمینان سے محروم رہ گئے تھے۔ مگر بہار کے موسم میں ایک ایسا نشان ظاہر ہوگا جس سے ثلج قلب ہو جائے گی۔ اور گذشتہ شکوک و شبہات بکلی دور ہو جائیں گے۔ اور حجت پوری ہو جائیگی۔

اس الہام پر زیادہ غور کرنے سے یہ بھی قریب قیاس معلوم ہوتا ہے کہ بہار کے دنوں تک نہ صرف ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہو جائیں گے اور جب بہار کا موسم آئے گا۔ تو اس قدر تواتر نشانوں کی وجہ سے دلوں پر اثر ہوگا۔ کہ مخالفین کے منہ بند ہو جائیں گے اور حق کے طالبوں کے دل پوری تسلی پائیں گے اور یہ بیان اس بنا پر ہے۔ کہ جب ثلج کے معنے تسلی پانا اور شکوک اور شبہات سے رہائی ہو جانا سمجھے جائیں لیکن اگر برف اور بارش کے معنے ہوئے۔ تو خدا تعالیٰ کوئی اور سماوی آفت کرے گا۔ واللہ اعلم بالصواب

پھر ۶ مئی ۱۹۰۶ء روز یکشنبہ کو الہام ہوا

وَلَا تُکَلِّمنِی فِی الَّذِینَ ظَلَمُوا اِنَّھُم مُغرَقُونَ۔ وَعدٌ عَلَینَا حَقٌ۔ یعنی ان لوگوں کے بارہ میں میرے ساتھ بات نہ کر جو ظالم ہیں یعنی دنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہیں اور دنیا کے ہموم و غموم میں لگ کر دین کے پہلو سے لاپروا ہیں۔ میں ان کو ضرور غرق کروں گا۔ اور ناکامی میں مریں گے یہ خدا کا سچا وعدہ ہے جو نہیں ٹلیگا۔ میرے خیال میں یہ الہام ہماری جماعت کے بعض افراد کی نسبت ہے۔ جو دنیا کے ہموم و غموم میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور دین کی فکر اور غم سے لاپروا ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ مجھے ہدایت فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے دعا مت کر ان کی شفاعت مت کر کیونکہ جیسا کہ ان کا دین مر گیا۔ ان کی دنیا بھی مرے گی ظاہر ہے کہ دعا اور شفاعت دوستوں کے لئے ہوتی ہے نہ دشمنوں کے لئے پس اسی قرینہ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ الہام خاص دوستوں کیلئے ہے اور ایک بڑے عذاب سے ان کو ڈرایا گیا ہے اور ممکن ہے کہ وہ عذاب دوسروں کے لئے بھی ہو۔ مگر ایسے لوگوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ بظاہر اس جماعت میں داخل ہیں مگر ان کی حالت دنیا پرستی کی ہمارے اصول کے مخالف ہے

۷ مئی ۱۹۰۶ء - الہام

"کلیسیا کی طاقت کا نسخہ"

...

درخواست دعا۔ عالی جناب خواجہ کمال الدین صاحب ... نے اپنی ہمشیرہ کی صحت کیلئے دعا کی درخواست کی ہے۔

عام اخبار

پچھلے سال پنجاب میں جو مویشی سانپوں و جنگلی جانوروں نے ہلاک کئے۔ ۱۷۸۵ تھے۔

منظفر گڈھ سے قحط زدگان جاپان کی امداد کا ۱۰۰ روپیہ چندہ کر کے بھیجا گیا۔

سکندر آباد میں بھی مخزن بارود کے اڑنے کا خوفناک حادثہ ہوا تین آدمی بھی ہلاک ہوئے

ایک کاوھڑا گردور کے درخت پر جا پڑا۔ جمعرات گذشتہ دن بجے رات کا وقت۔ دھماک عظیم۔

رنگون کی خبر کہ میجر آنسلو صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع کیا و کیٹو بخار سے فوت ہو گئے۔ ۴۱ سالہ

سنیچر کو بھوانی پور (کلکتہ) میں سخت آتشزدگی ہوئی۔ تین انسانی جانیں بھی ضائع ہوئیں۔

کلکتہ میں کئی پولیس کنسٹبل گرفتار۔ لڑکیوں کو چرا کر لے جاتے تھے انسپکٹر وارڈ بھی معطل کیا گیا۔

میونسپلٹی رنگون اور سات انسپکٹران صفائی مقرر کریگی۔ تنخواہ ۴۰۰ یا ۵۰۰ ہوگی

ڈاکٹر ستیہ ناتھن مشہور عالم جاپان میں مر گئے۔ مدراس میں ان کی یادگار قائم کریں گے

وو لاڈ چھاپا نیز [illegible] اسٹیج ہندوستان کا دورہ ختم کر کے مدراس سے سیلون کو چلے گئے۔

حضور پرنس آف ویلز ہمراہ حضور پرنسس صاحبہ سوموار گذشتہ کو جبرالٹر میں رونق افروز ہوئے۔

لاہور میں موسم نہایت ناقص۔ دن کو باوجود گرد و غبار کے گرمی خوب ہے رات کو ماند ہی اور خنکی نمایاں ہے۔ ۳۰ تاریخ کو شہر لاہور میں طاعون کی ۳۱ کیس چار فوتیاں تھیں۔

ہز ہائینس [illegible] جہاز سے براہ خشکی لندن کو واپس گئے وسوویس پہاڑ بھی دیکھ لیا ہے۔

ترکی و مصر کے جھگڑے کے کارن تمام مصر میں مفسدانہ اشتہارات پھیل رہے ہیں۔ مساجد میں بھی ہیں۔

ان اشتہاروں میں خلیفہ سلطان کی تعریف اور انگریزوں کی نسبت سخت گالیاں درج پائیں۔

انگریزوں کے خلاف تمام مسلمانوں کا جوش چمکا رہے ہیں۔ اس جھگڑے کو مذہبی رنگت دیتے ہیں۔

روئے زمین کے تمام مسلمان سلطان کو خلیفہ مانتے ہیں۔ برٹش گورنمنٹ کو کمال دور اندیشی کی ضرورت ہے۔

یکم کی خبر ۲ مئی کو پائی کہ حضرت خدیو مصر قاہرہ سے سیر یورپ کو روانہ ہو گئے ہیں۔ حالت نازک۔

سوموار شب کو برٹش پارلیمنٹ میں سالانہ بجٹ پیش کیا گیا خالص بچت ۴۷ لاکھ پونڈ ہے۔

قومی قرضہ کی تخفیف محصول کوئلہ کی تنسیخ پر صرف کریں گے محصول چائے میں بھی ایک پنی گھٹا دی ہے۔

جو سرکاری سال ختم ہوا اس میں تمام اخراجات نکال کر خالص بچت ۴۷ لاکھ ۶۶ ہزار پونڈ ہے۔

جدید سال رواں میں کل آمدنی محاصلات وغیرہ سے ۱۴ کروڑ ۴۸ لاکھ ۴۷ ہزار پونڈ اندازہ کی گئی۔

خرچ کل مقدار ۱۴ کروڑ ۷ لاکھ ۶۲ ہزار پونڈ ہو اور نیز فالتو خرچ ۴ لاکھ ہے۔

برٹش کے قومی قرضے کی مقدار ۷۵۸ کروڑ پونڈ ہے یعنی ۱۱ ارب ۳۲ کروڑ روپیہ ہے۔

جنگ ٹرانسوال کی وجہ سے قومی قرضہ ۶۲۸ ملین سے ۷۹۸ ملین پونڈ تک بڑھ گیا تھا۔ عظیم زیرباری۔

اس قومی قرضے کے سود میں برٹش گورنمنٹ کو ہر سال ۵۴ کروڑ روپیہ دینا پڑتا ہے۔ گھٹانا لازم۔

جو سرکاری سال ختم ہوا ہے۔ اس میں قومی قرضہ ایک کروڑ ۵۳ لاکھ پونڈ گھٹایا گیا ہے۔

۲ لاکھ پونڈ سررشتہ ڈاک کی ترقی پر لگایا ہے۔ تماکو ڈیوٹی بقدر ۲ پنس گھٹا دی گئی ہے۔

تخفیف محصولات سے ۲۰ لاکھ پونڈ کی کمی اندازہ کی جاتی ہے یعنی تین کروڑ روپیہ کے برابر۔

پیرس میں جو خطوط دستیاب ہوئے ان سے عظیم سازش کا پتہ لگایا گیا۔ بہت لوگ پکڑے گئے۔

دن کو دھوپ تیز ہوتی ہے۔ رات کو خنکی اپنا رنگ دکھاتی ہے جو صحت کے مضر ہے۔

وزیر آباد۔ چار روز کا ذکر ہے کہ یہاں قوم مہرہ کا ایک شخص دس بجے رات کو طاعون سے مر گیا تھا۔ مرحوم کے عزیز و اقارب دوسرے روز دس بجے صبح لاش مرگھٹ میں لے گئے۔ لیکن خداوند کریم کی قدرت دیکھئے کہ جیسے چتا پر لاش رکھ کر آگ لگانے کا وقت آیا۔ مرحوم کے بدن میں جان آ گئی۔ وارثان نے لاش واپس لے جانا مناسب نہ سمجھا مرگھٹ کے مکان میں اسے ایک رات اور ایک دن تک رکھا۔ مگر وہ بوقت شام دوبارہ مر گیا۔ یہ موت عجیب ہوئی ہے۔ اس کا چرچا زبان زد خاص و عام ہے (اخبار عام)

کوئی تعجب نہیں۔ ایسے واقعات ہوا کرتے ہیں۔ لیکن ظالم وارثان پر سخت افسوس! کہ اگر مریض کے بچنے کی امید بھی ہوگی۔ تو بے رحم وارثان پہلے ہی سے رخصت کرنے کے لئے طیار بیٹھے ہیں ایسے توہمات مضر ثابت ہوتے ہیں۔

موضع ٹھٹھہ حالیہ میں ۲۳۔ اپریل کو سات کھتری مسلمان ہو گئے ہیں۔ اس باعث یہاں کے کھتریوں میں سخت ہلچل مچ گئی ہے نامعلوم لوگوں کو تبادلہ مذہب سے کیا فائدہ ہوتا ہے۔ ان مذہبی جھگڑوں نے ہی تو ہندوستان کا بیڑا غرق کیا ہے مگر افسوس کہ اب بھی لوگوں کی آنکھیں نہیں کھلتیں (اخبار عام)

ماموریکا زمانہ ہے اور مامور کے زمانہ میں غیر معمولی ہلچل ہوا کرتی ہے یہ سنت اللہ ہے۔ عیسائیوں کے لئے غور کرنے کا مقام ہے اور سوچنے کی جگہ ہے باوجود اس کے کہ وہ ہر طرح سے مذہب عیسوی کے پھیلانے کے لئے کوششیں کرتے ہیں۔ ایک جگہ ان کی مرد اور عورتیں وعظ کرتی ہیں روپیہ پانی کی طرح بہاتے ہیں لیکن نتیجہ الٹا پڑ رہا ہے کہ لوگ آئے دن ان کے گندے اصول کفارہ اور حیات مسیح کے مسئلہ سے متنفر ہوتے جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے دین اسلام کی توسیع کے لئے نہ ہی تو روپیہ خرچ ہوتا اور نہ ہی غیر مذاہب لوگوں میں وعظ ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی خدا ترقی کر رہا ہے اور ترقی بھی وہ جو غیر معمولی ہے اور یہ اسبات کی دلیل ہے۔ کہ خدا کے نزدیک یہ مذہب سچا ہے اور پسندیدہ ہے اور دنیا میں اس کے پھیلانے کا اس نے خود ذمہ لیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

ان الدین عند اللّٰہ الاسلام

بمبئی میں دو شخص بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی جوڈیشل عدالت میں ۱۳۔ ۱۲ روپیہ ماہوار کی اسامیوں پر کام کر رہے ہیں۔ (صنعت و حرفت سے لاپرواہی کا نتیجہ ہے)

امتحان انٹرنس پر واویلا۔ امتحان انٹرنس کے غیر معمولی خراب نکلنے پر چاروں طرف سے شور مچ رہا ہے اور واویلا ہو رہا ہے یہ امتحان اب کے سال غیر معمولی سخت تھا جیسا کہ پہلے دکھایا جا چکا ہے کہ قریب ۳۵۰۰ میں سے ایک تہائی یعنی ۱۲۰۰ کے قریب امیدوار پاس ہوئے ہیں۔ امیدواروں کے اس خوفناک قتل عام پر ہائے پکار کا شور بلند ہے لیکن خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے فضل سے اس واویلا سے بچایا۔ جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے کہ پانچ لڑکوں میں سے تین لڑکے پاس ہوئے ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔ مرزا عزیز احمد۔ قاضی عبداللہ اور سمیع اللہ خاں۔ ہمیں فیل شدگان بھائیوں کو بھی خدا کا شکر ہی بجا لانا ضروری ہے۔ کیونکہ خدا کا کوئی حکمت سے خالی نہیں ہوتا ہمارے سکول تعلیم الاسلام کے استادوں کی محنت اور جانفشانی جیسا کہ انٹرنس کے نتیجہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ قابل قدر ہے ہمارے معزز ممبران کمیٹی کو ان کے حقوق کی خاص نگہداشت چاہیئے۔ سنا گیا ہے کہ اکثر لڑکے جنرل فالج میں فیل ہوئے ہیں اور بعض اخبار مثلاً ٹریبون اخبار عام وغیرہ چاہتے ہیں کہ سہ ماہی یا ششماہی کے بعد فیل شدگان کا ایک امتحان لے کر ان کی تلافی کی جاوے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ممتحن پہلے ہی سے ہر پہلو پر خوب غور و فکر کر لیا کریں تا وہ بعد کے اس قدر واویلا اور شور کے سننے اور شکایات سے بچے رہیں۔

شملہ میں ۱۹۔ اپریل گذشتہ کو ایک کمپونڈر کے ہاتھ سے ایک لڑکا ہلاک ہوا جس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے اس بچہ کو بجائے کھانسی کی دوا دینے کے کاربالک ایسڈ گیس جو کہ ایک زہریلی دوا ہوتی ہے۔ پلا دیا اور وہ ہلاک ہو گیا یہ ایک خطرناک حادثہ ہوا ہے۔ بسبب کہ دوا دیتے وقت خاص

ایک مفید سبق

میرے ایک بھائی حضرت مولوی نورالدین صاحب کی خدمت مبارک میں تحریر کرتے ہیں کہ جب میں نے ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب کے ارتداد کی خبر سنی۔ تو میں حواس باختہ سا ہو گیا اور حیران رہ گیا کہ یا الٰہی یہ کیسا معاملہ ہے کہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ میں پریشان ہی تھا اور اسی سوچ بچار میں تھا کہ مجھے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک جگہ سے تحریر مل گئی۔ جس کے پڑھنے سے تسکین ہوئی۔ اور یقین ہوا کہ آپ کے کلمات طیبات کا پورا ہونا ضروری تھا بلکہ وہ کلمات پورا ہونے پر آپ کے مصدق ہیں۔

مولوی فضل دین صاحب نے جو کچھ لکھا ہے درست ہے فی الواقعہ ایسے امور بعض کو تردد میں ڈالتے ہیں۔ لیکن خدا اپنے فضل و کرم سے ہر ایک صاف دل کے لئے نجات کی اور تسکین کی راہ نکال دیتا ہے۔ جیسا کہ ان کی خدا نے رہنمائی فرمائی۔ میں نے وہ مقام اس کتاب سے نکال کر دیکھا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کس طرح اپنے برگزیدوں کی باتیں پوری کر کے عقلمندوں کے ایمان کی زیادتی کا باعث قرار دیتا ہے اور دنیا میں اسے نشان قائم کر کے اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے اور جس طرح سنار اس سونے کو جو کھرا اور کھوٹا باہم ملا جلا ہو کٹھالی میں ڈال کر کھرے کو کھوٹے سے بالکل الگ کر دیتا ہے۔ ایسے ہی خداوند کریم ہر ایک مامور کے وقت میں حق اور باطل میں فرق کر دکھاتا ہے اور اسے بالکل علیحدہ کر دیتا ہے۔ تا لوگوں میں حق اور باطل کی راہ نمایاں کر کے دکھا دے اور مامور کا زمانہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں ایک عظیم الشان اس وقت تہلکہ مچ جاتا ہے۔ جس کا باعث بھی یہی ہوتا ہے کہ تا اس کے ساتھ والوں اور دشمنوں میں فرق ہو اور خدا نہیں چاہتا کہ کھرے اور کھوٹے آپس میں ملے جلے رہیں ایسا ہی یہ زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے مامور کے رفیقوں اور دشمنوں کو الگ کر رہا ہے اور نہیں چاہتا کہ وہ آپس میں ملے جلے رہیں اور جن کے دل میں گند ہے اور بظاہر وہ اس کے رفیق ہونے کا دم بھرتے ہیں۔ ان کی اس خراب حالت کا لوگوں پر اظہار کر کے ان کو اس برگزیدہ سے کاٹ دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ بھی صفت ہے۔ کہ واللّٰہ مخرج ما کنتم تکتمون

پس جس شخص کے دل میں کوئی نقص ہو۔ وہ خدا کی اس صفت پر ایمان لا کر اپنی اصلاح کی فکر کرے ورنہ وہ نقص آہستہ آہستہ بڑھ کر جب درخت بن جاتا ہے اور جڑ سے کاٹا نہیں جاتا۔ تو پھر خدا کی اس صفت کا ظہور ہوتا ہے۔ اور تمام دنیا اس کے اس گند سے خبردار ہو جاتی ہے اور ایسا شخص خدا کے برگزیدہ کا ساتھ دینے کے قابل نہیں رہتا۔ آخر کار نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا کا غضب جوش مارتا۔ اور ایسا شخص دنیا سے نیست و نابود کر دیا جاتا ہے۔ ذیل میں وہ خط دوستوں کے فائدہ کے لئے درج کیا جاتا ہے۔ محمد نصیب احمدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میرے محسن و حکیم امت۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

کل بتاریخ ۲۸۔ اپریل ۱۹۰۶ء۔ میں ریویو آف ریلیجنز کا نمبر ۱۰ و ۱۱ پڑھ رہا تھا۔ کہ تذکرۃ الشہادتین کے آخری حصہ میں حضرت امام کی "ایک ضروری امر اپنی جماعت کی توجہ کے لئے" سرخی کے نیچے اگلے صفحہ میں جو صفحہ ۳۷۶ ریویو جلد ۲ ہے یہ فقرے پڑھتا ہوں۔

"مگر افسوس کہ بعض ایسے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں کہ قطع نظر ملاقات کے سالہا سال گذر جاتے ہیں اور ایک کارڈ بھی ان کی طرف سے نہیں آتا۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ ان کے دل مر گئے ہیں اور ان کے چہرۂ باطن پر کوئی داغ جذام ہے..... میں بہت خوش ہوں گا۔ اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کر لیں..... وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ میں سے کاٹے گئے ہیں وہ عبث کہتے ہیں کہ ہم اس جماعت میں داخل ہیں۔ کیونکہ آسمان پر وہ داخل نہیں سمجھے جاتے۔

یہ فقرے جن پر میں نے لمبی لکیر کھینچی ہے معاً پڑھنے سے میرا خیال عبدالحکیم کی طرف منتقل ہو گیا اور کارڈ نہ لکھنے اور ملاقات نہ کرنے سے اور بھی زیادہ یقین ہوا کہ عبدالحکیم اس گروہ میں ضرور شامل ہے۔ اس کے بعد پھر مکرر میں نے اس وصیۃ کو پڑھنا شروع کیا۔ تو اس میں یہ فقرہ "اور اگر دلوں میں غفلت کی وجہ سے کوئی سختی آ جاوے۔ تو صحبت اور پے در پے ملاقات کے اثر سے وہ سختی بہت جلد دور ہوتی رہتی ہے" اور اس کی چند سطر بعد یہ لکھا ہے "دور کے اکثر لوگ اگرچہ ہمارے سلسلہ میں داخل تو ہیں مگر بوجہ اس کے کہ ان کو صحبت کم نصیب ہوتی ہے۔ ان کے دل بکلی دنیا کے گند سے صاف نہیں ہیں۔ امر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو آخر کار وہ گندے صاف ہو جائیں گے اور یا خدا تعالیٰ ان کو اس سلسلہ پاک سے کاٹ دیگا اور ایک مردار کی طرح مریں گے۔ بڑی غلطی انسان کی دنیا پرستی ہے"

اب میرا مطلب یہ ہے کہ جماعت میں سے اس پیشین گوئی کے مطابق خطرناک پہلو شروع ہوا ہے۔ عبدالحکیم اور چراغ دین اس کا مصداق اول قرار پائے ہیں گو اس وقت تک علی الاعلان ان دو آدمیوں کا پتہ لگا ہے۔ مگر حضرت امامؑ کے الفاظ بہت ہی خوفناک ہیں اور ان سے پایا جاتا ہے کہ علم الٰہی میں ایسے لوگ بہت ہیں۔ گو ابھی تک وہ لوگ ہمارے علم میں نہیں ہیں۔

والسلام

خاکسار فضل دین

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر سلمہ اللہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ براہ عنایت مفصلہ ذیل سطور درج اخبار فرما کر مشکور فرماویں۔

۱۔ جن اصحاب کے بچے بورڈنگ ہوس میں رہتے ہیں ان کی خدمت میں مودبانہ گذارش ہے۔ کہ خرچ ماہوار پیشگی ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں ارسال فرما دیا کریں۔ ماہوار رپورٹ کا انتظار نہ کیا کریں۔ کیونکہ رپورٹ بعد حساب اور تعطیل کا دن دیکھ کر لکھی جاتی ہے روپیہ نہ ہونے سے ادہار لینا پڑتا ہے۔ جس میں نقصان اور تکلیف ہوتی ہے۔ حساب کی کمی بیشی بعد میں دیکھی جا سکتی ہے۔

۲۔ امتحان سالانہ امسال بجائے فروری کے نومبر میں ہوگا۔ اس لئے جن اصحاب کو اپنے بچے تعلیم الاسلام میں بھیجنے منظور ہوں وہ فوراً بھیجدیں ورنہ تعلیم کا حرج ہوگا۔

۳۔ ایک انگریزی مڈل پاس احمدی کی ضرورت ہے۔ جسے فسٹ مڈل کے ایک لڑکے کو بیگووال میں رہکر پڑھانا پڑے گا۔ تنخواہ آٹھ روپیہ خوراک ساتھ ملے گی۔

۴۔ ایک سقہ اور ایک بھنگی کی تعلیم الاسلام بورڈنگ ہوس کے لئے ضرورت ہے۔ تنخواہ سقہ ۵ روپیہ اور خوراک تنخواہ بھنگی چار روپیہ اور خوراک۔

درخواستیں بنام سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس آنی چاہئیں۔

عبدالرحیم۔ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس قادیان

ایک سربستہ راز کھلتا ہے

عداوت اور بے جا مخالفت ایک تاریک غبار ہے۔ جو دل و دماغ کو مکدر کر کے انسان کو صحیح نتائج پر پہنچنے سے روک دیتا ہے۔ میں اس آئین اور دستور سے ناواقف نہیں۔ جو ہمیشہ سے خداتعالیٰ کے برگزیدہ بندوں اور راستبازوں کے مقابل ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ ان کو تباہ و برباد کرنے کے لئے ہر قسم کے منصوبے کئے جاتے ہیں۔ ان کی مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا جاتا۔ جہاں ایک طرف ان کی ایذا رسانی کی تجویزیں کی جاتی ہیں۔ وہاں دوسری طرف مختلف طریقوں سے لوگوں کو ان کے پاس جانے سے روکا جاتا۔ اور ان کی مجلسوں سے بدظن کیا جاتا ہے یہ کوئی نئی بات نہیں۔ انبیاء و رسل کی تاریخ پڑھو اور ان کے مخالفین کے واقعات پر نظر کرو۔ لیکن آخر حصحص الحق ہو کر رہتا ہے اور وہ شریر مخالف اپنی زبان سے خواہ حالی ہو یا قالی کہہ اٹھتے ہیں۔

انا کنا الخاطئین

اس زمانہ میں بھی جب خداتعالیٰ نے وعدہ کے موافق اپنے مامور کو بھیجا۔ تو اسی سنت و آئین کے موافق اس کی مخالفت کے لئے بھی تدابیر کی گئیں۔ مگر وہ خداتعالےٰ کے وعدہ کے موافق کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی۔ ہر میدان میں مظفر و منصور ہوا۔ اور مخالفین اپنے منصوبوں میں نامراد اور ناکام رہے۔ میں اس وقت ان مکائد کی تصریح نہ کروں گا۔ جو اس کی مخالفت میں بداندیش مخالفوں نے استعمال کئے۔ صرف ایک خاص امر کا تذکرہ کرنا میرا مقصود ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ سال گذشتہ میں ہم نے ایک اخبار اہل حدیث نام میں ایک مضمون اس عنوان سے پڑھا "میں نے مرزائیوں کو کیسا پایا"۔

اس میں ایک مولوی عبداللہ نام نے اپنے قیام قادیان کے کچھ حالات لکھے ہیں۔ مجھے خیال تھا کہ ایڈیٹر صاحب الحکم اس مضمون پر کچھ روشنی ڈالیں گے۔ لیکن انہوں نے سکوت اختیار کیا۔ اس وجہ سے نہیں کہ وہ مضمون مسکت اور واقعات غیر معمولی تھے۔ بلکہ محض اس وجہ سے کہ ایسی لایعنی تحریروں پر نوٹس لینا تضیع اوقات ہے۔ مجھے ایڈیٹر اہل حدیث پر بھی افسوس ہے۔ کہ باوجودیکہ اسماء الرجال پڑھے ہوئے ہونے کے مدعی ہیں اور اہل حدیث کہلاتے ہیں اور ایڈیٹر ہونے کی حیثیت سے ان کی تنقیدی قوت اور بھی بڑھ جانی چاہیئے تھی۔ مگر انہوں نے کا بحب علی یل لبغض معاویۃ۔ پر عمل کر کے اس سلسلہ مضمون پر کسی قسم کا غور کئے بدون چھاپ دیا۔ چنانچہ اگر ضرورت پڑی تو میں ایڈیٹر صاحب اہل حدیث کو اس مضمون کے متعلق لکھ کر بتاؤں گا۔ کہ وہ کہاں تک قابل توجہ ہے۔ لیکن بہرحال میں نے خاموشی کے ساتھ اس مضمون کو چھپنے دیا اور پڑھتا رہا۔

اب جبکہ مضمون مذکور ختم ہو چکا۔ تو ضروری ہوا کہ مضمون نویس صاحب کی حقیقت کو طشت از بام کر دیا جاوے اور ناظرین حیران رہ جائیں گے۔ جب یہ معما پبلک میں کھلے گا۔ اگر اہل حدیث کے ایڈیٹر میں کچھ بھی دیانت و خدا ترسی ہے تو اسے چاہیئے۔ کہ اس راز سربستہ کے انکشاف سے اپنے ناظرین کو بھی محظوظ کریں۔ مگر میرا خیال ہے۔ چونکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ عداوت اور بے جا مخالفت نے ان کے دل و دماغ کو پراگندہ کر چھوڑا ہے۔ وہ کبھی یہ جرأت نہ کریں گے۔ راقم مضمون مذکور نے بڑے شد و مد سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت کی۔ اور اہل حدیث میں اس مخالفت کے غبار کو شائع کیا۔ مگر یہ کیسی عجیب بات ہے۔ کہ جن ایام کے واقعات اس نے اہل حدیث میں شائع کئے ہیں۔ انہیں ایام میں مندرجہ ذیل خط وہ ڈیرہ غازیخاں کے ایکسٹرا جوڈیشل کو لکھتا ہے۔ یہ کارڈ ۲۱ مئی ۱۹۰۵ء کو ڈاکخانہ قادیان میں پوسٹ ہوا ہے اور ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء کو ڈیرہ غازی خاں میں تقسیم ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اما بعد۔ جواباً سچ سچ گذارش ہے۔ کہ باقتضائے شرافت۔ و عدم موجودگی کسی ایسی دلیل کے جو معاذ اللہ مرزا صاحب ع کی افترا پردازی پر دال ہو بوجوہ آخری جو میں یہاں قلمبند کرنے سے معذور ہوں۔ میں مرزا صاحب کی نسبت یقین کرتا ہوں کہ وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ یعنی جس مضمون کی نسبت وہ یہ کہتے ہیں کہ مجھے الہام ہوا۔ میرے نزدیک اس میں ان کی ہرگز خلاف بیانی نہیں ہوا کرتی بلکہ سچ سچ کہتے ہیں۔ میں انہیں ان حالات سے جو آپ تک مجھے حاصل ہوئے اور نیز ان کے پیش سے انہیں اشرف جانتا ہوں اور اس وقت تک کی دیکھ بھال و گفت و شنید سے بھی میرا خیال ہے کہ ان کی بیعت میں متامل ہونا شاید حسرت کا موجب ہو گا مرزا صاحب ع کا معاملہ میرے نزدیک ایسا نہیں کہ اُسے خفیف سمجھ کر اس کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ چونکہ احادیث و قرآن کو وہ بھی بدل و جان مانتے ہیں اور عام دنیا کی طرح قرآن کی بعض آیات یا بعض صریح احادیث کے ظاہر اور متبادر معنے سے تاویل کرنا مجھ پر شاق ہوتا ہے۔ لہٰذا جب تک کہ ان احادیث و آیات کو کسی مستند احمدی یا خود مرزا صاحب ع سے فیصلہ نہ کر لوں۔ آخری مذہب اس بارہ میں نہیں رکھ سکتا۔ اسی لئے میں واپس آیا ہوں اور یقیناً یہاں رہوں گا۔ گو پہلے چلا جانا ہی مناسب معلوم ہوتا تھا۔ میں نے۔ ایف۔ اے کا امتحان نہیں دیا تھا بوجہ پوری تیاری نہ ہو سکنے کے۔ میری کرسی اور لیمپ وہاں مولوی کے پاس ہیں تاکہ خراب نہ ہو جاویں۔ میں انہیں بھیجنا چاہتا ہوں لہٰذا آپکا ارادہ ہو تو وہ لے لیں۔ ۲/۲ روپیہ ان کی اصلی قیمت ہے۔ اور ہر دو نئی ہیں کپڑے سے پونچھ لینے سے چمک سکتی ہے۔ جو قیمت مناسب خیال کریں۔ مجھے عذر نہ ہوگا۔ ڈیڑھ ڈیڑھ روپیہ یا جس قدر آپ کہیں۔ مجھے منظور ہے۔ اگر نہ لیں تو مولوی صاحب موصوف وہ بیچکر قیمت آپ کے حوالہ کر دیگا۔ جو بچے گا۔ میں خود فوراً روانہ خدمت کروں گا۔ ذرا تسلی کریں۔ مولوی صاحب کو میں نے لکھ دیا ہے۔

راقم۔ عبداللہ۔ از قادیان

اب یہ خط ناظرین کے سامنے ہے وہ اس پر غور کریں۔ اور بتائیں کہ یہ شخص اپنے قیام قادیان میں اپنی تحقیقات اور تفتیش کا نتیجہ کیا پیش کرتا ہے۔ اس خط کے لکھنے میں اس کو کسی نے مجبور نہیں کیا۔ پھر یہاں سے جانے کے بعد جس کے وجوہات میں پھر ضرور تا بتلاؤں گا۔ اس نے جو کچھ اہل حدیث میں لکھا ہے اس کی کیا وقعت رہ سکتی ہے؟ اب دو باتوں میں سے ایک ضرور غلط ہے۔ یا تو اس نے اہل حدیث میں جو کچھ لکھا ہے وہ بالکل بے ہودہ اور لغو ہے۔ اور یا اس خط میں جو کچھ لکھا ہے محض نفاق سے لکھا ہے۔ وہ خود اپنے لئے جو نام تجویز کرے۔ اس کا اختیار ہے۔ اہل حدیث میرے اس مضمون کو چھاپ دے اور اس سے اس کا جواب طلب کرے۔ کہ اب وہ کیا کہتا ہے۔ میں اس کے مضامین پر بھی ایک آرٹیکل لکھوں گا۔ اگر توفیق ملی۔ اور اہل حدیث نے بذریعہ اخبار وعدہ کیا کہ وہ اس سلسلہ مضامین کو اہل حدیث میں چھاپ دیگا۔ یہ ہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالف اور ان کی کرتوتیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

اگر اس قسم کی مخالفت سے یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ کو بدنام کر کے لوگوں کو گمراہ کریں۔ تو وہ یاد رکھیں۔ کہ یہ لعنت اُلٹ کر انہیں پر پڑے گی۔ اور ان کے اندرونی حالات کو طشت از بام کرنے کا ذریعہ ہوگی۔ وہ خدا سے ڈریں اور ایسی کرتوتوں سے باز آویں۔ خداتعالیٰ کے اس سلسلہ کو ایسی بے ہودگیوں سے یقیناً کوئی گزند نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ یہ اس کے ہر سبز کھیت میں کھاد کا کام دیں گی۔

اتقوا اللہ ان کنتم مؤمنین

راقم۔ واقعات حقہ پر غور کرنیوالا جرنلسٹ

نماز جنازہ

منشی عزیز الرحمان صاحب کے والد فوت ہو گئے ہیں۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے غائبانہ نماز جنازہ ادا کریں۔ منشی عزیز الرحمان صاحب ایک بڑے جوشیلے احمدی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

نظم در وفات مسیح

(مصنفہ مولوی حکیم شیر محمد صاحب مرحوم)

مولوی صاحب موصوف موضع ہوجن تحصیل بھیرہ ضلع شاہپور کے رہنے والے تھے۔ جب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ تصنیف کی۔ تو اس کتاب کو پڑھنے کے بعد حضرت اقدس ؑ کے ارادتمندوں اور بہت آمد و رفت رکھنے والوں میں سے ایک یہ بھی تھے اور اول مرتبہ جب آپ دہلی تشریف لے گئے۔ تو یہ بھی ہمراہ تھے۔ آپ کے پرانے خادموں میں سے تھے۔ حضرت اقدس ؑ سے انہیں ایک خاص انس و محبت تھی۔ دین کے خادم تھے۔ اور اپنے ضلع میں خدا کے اس سلسلہ کو پھیلانے کا دل میں بہت جوش تھا۔ جیسا کہ اس نظم سے بھی پایا جاتا ہے اور علاوہ علم و فضل و دینداری اور تقوے کے حاذق طبیب ہونے کی وجہ سے اپنے ضلع بھر میں مشہور و معروف تھے۔ اور لوگ ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے شاگرد ہونے کا ان کو فخر حاصل تھا۔ اور مولوی صاحب کو بھی ان سے بڑی محبت تھی۔ آخر کار حضرت اقدس ؑ کی صداقت کا دم بھرتے ہوئے قریباً پچاس سال کی عمر میں سنہ ۱۹۰۶ء میں بقضائے الٰہی اس جہان سے رخصت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولوی صاحب مرحوم کا اخلاص اس سے بھی ظاہر ہے کہ اپنی وفات سے پہلے انہوں نے وصیت کی تھی۔ کہ میری زمین کا نصف حصہ سلسلہ احمدیہ کی خدمت کیلئے وقف کیا جاوے۔ چنانچہ ان کی بیوہ ہر سال زمین کی پیداوار کی نصف قیمت حضرت اقدس ؑ کی خدمت میں بھیجدیا کرتی ہے۔ ان کی وفات کا بھی عجیب نظارہ تھا۔ وفات تک پورے ہوش میں رہے۔ اور قرآن شریف لے کر وعظ کر رہے تھے۔ اور ابھی انگلی قرآن شریف میں ہی تھی کہ جان دیدی۔ ازالہ اوہام میں جن مخلصین کا نام حضرت اقدس ؑ نے لکھا ہے۔ ان میں ان کا بھی نام ہے۔ سلسلہ کی تائید میں انہوں نے پنجابی نظم میں ایک نہایت مفید تصنیف کی تھی۔ اور ان کے اقربا کا ارادہ ہے۔ کہ اس کو چھاپ کر مفت شائع کردیں۔ خدا تعالیٰ ان کو اس کار خیر کی توفیق عطا فرماوے۔ تا ان کی یادگار دنیا میں قایم رہے۔

ان کے بھتیجے جناب ماسٹر شیر علی صاحب۔ بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان احمدی احباب کی خدمت میں استدعا کرتے ہیں کہ ان کی مغفرت کے لئے دعا فرماویں

علیک السلام اے مسیح الزمان
علیک السلام اے سراج منیر
دریں دور تاریکی و گمرہی
توئی شمع بزم ہدیٰ در جہان
رسیدی بوقتے کہ باید رسید
الا اے نصاری برفت از جہان
کسانیکہ بر آسمانش برند
چہ گویند زندہ است عیسیٰ ہنوز
نمرد و بچرخش خداوند برد
بایں جسم خاکیست بر آسمان
خدا شکل عیسیٰ بآنکس بداد
کشیدند حالی دریں گیر و دار
عزیز علیٰ کل شئ قدیر
نجات مسیح از کف دشمنان
بایں حیلہ و فن خدائے ودود
چرا بر زمین جائے اخفا نبود
چگونہ بہ ثور آں شہ مرسلین
ازیں افترا ہائے ناپاک و زور
نیابی نشان در کتاب خدا
بود از کتاب خدائے یگاں
دلیل[2] اگر باورت نیست آر از دل
قبولت اگر نیست تفسیر ما
بخواں از بخاری کلام رسول[3]
[4] دگر آیت آل عمراں بخواں[5]
بتفسیر ایں قول رب جہاں
کہ اینجا است موت از توفی مراد
بقرآں توفی بجز اینہ دو جا
نباشد مرادش بجز قبض جاں
چرا قبض جسم است اینجا مراد
چہ در قول یزداں چہ قول رسول
توفی بجز معنے قبض جان
پس اینجا کہ در حق عیسیٰ بود
[6] چو قانون قدرت چنیں اوفتاد[7]
مسیح ابن مریم چساں زندہ ماند
[8] چو رفت از جہاں سید انبیا

توئی در جہان ہادی گمرہان
کہ افتادگان گشتہ ای دستگیر
بحق کامیاب ہدایت توئی
ضیا بخش دلہائے ظلمانیان
چو ابری کہ در خشکی آید پدید
خدا نوح او برد بر آسمان
بایزد کہ بر راہ کج میروند
بود بر سپہر دوم جامہ دوز
سلیمی[1] بجایش باعدا سپرد
فغاں زافتراہائے ایں جاہلاں
خط و خال او بر وجودش نہاد
یہودش بدانستہ عیسیٰ بدار
کہ افتادگاں راست ہر جا ظہیر
ندانست جز بردن آسماں
رہا بند عیسیٰ ز دست یہود
کہ عیسیٰ رہاندے ز دست یہود
ز دشمن نگہداشت نعم المعین
کہ از ذات قدوس یزدانست دور
نہ در قول پاک نبی الورا
وفات مسیح ابن مریم عیاں
فلما توفیتنی را بخواں
بیا سوئے تفسیر خیر الورا
کہ گفتہ کما قال عیسیٰ اقول
کہ از موت عیسیٰ دہندت نشاں
بود ابن عم نبی نکتہ داں
بہ بیں در بخاری بصدق بیاں
ہر جا کہ ایراد کردہ خدا
کتاب خدا تا بآخر بخواں
چو در قبض جاں وضع او اوفتاد
چہ در گفتۂ شاعران فحول
نیامد صحاح ہمہ دیں بخواں
دگر معنیش عاقلی چوں کند
کہ از دار دنیا برفت آں کہ زاد
ازیں سنت او را چہ فارغ نشاند
خدا قد خلت گفت در من مضی

مسیحا ہم اندر خلت داخل است
[5] شد از کلمۂ غیر احیا عیاں
مسیحا الٰہ نصاراست چوں
اگر زندہ اش دانی ای مرد ہاں
کہ ہست آں خدا نیست غیر خدا
بقرآں خدائے علیم و خبیر
بہ کانا ز صدیقہ وہم مسیح
کہ عیسیٰ وہم مادرش بندہ اند
چو بودند باشندہ ایں مقام
چو کانا بود ماضی اے ہوشمند
چو مریم بمرد و بدنیا نماند
[6] چو حق گفت کلے زمرۂ آدمی
مسیحا چرا خارج از وی بماند
ازینگونہ آیات قرآں بس است
ہم اندر احادیث خیر الوریٰ
محمد بخاری و ابن حزم
ہم آں مالک اندر ائمہ علم
[8] زلفظ توفی ہمہ واقف اند
کسے کو دریں دار فانی رسید
ہمیں است قانون یزداں پاک
کسانیکہ زیں راہ برگشتہ اند
بسا حیلہ ہائے کہ انگیختند
ز تحریف قرآں نہ ترسیدہ اند
نہ باک از فضیحت نہ خوف خدا
کہ تا از حیاتش ثبوتے دہند
ولاکن نہ از وحی رب حکیم
حیات کسے چوں نیاید ثبوت
ہر آں کس کہ آمد بود رفتنی
ہم از قول یزداں و قول نبی
کہ ہر کس کہ در شد بکام اجل
[illegible]
چو عیسیٰ بمرد و نیاید دگر
امامی کہ اخبار خیر البشر
امامست از امت مصطفیٰ
چو تجدید دین رسول کریم
پس او فردی از اہل تجدید دان

کلام خدا جملہ را شامل است
کہ معبود غیر خدا مردگان
چساں ماند از غیر احیا بروں
بقوم نصارا بشنو ہم زبان
دگر غیر دانی بموتش گرا
کہ افتادگاں را بود دستگیر
بیان می نماید بقول فصیح
بر سنت ما سر افگندہ اند
بقانون ما یا کلان الطعام[7]
عیاں شد کہ اکنوں بعالم نیند
مسیحا ز کانا بروں چوں بماند
حیات شما نیست جز در زمی[4]
چہ قانون حق بر سپہرش نشاند
کہ موت مسیحا ازو ثابت است
بیان وفات است بسیار جا
ہم آں مہبط وحی را ابن عم
امام قوی پایہ و محترم
بموت مسیحا از آں قائلند
پس از مدتے محلش برکشید
ہمیں است آئین ایں تیرہ خاک
برفتند و بسیار و برگشتہ اند
بسا خاک بر فرق خود ریختند
اگر کام یابی درو دیدہ اند
نہ اندیشہ از اخذ روز جزا
پس[9] بر آسمانش برند
نہ از سنت اللہ نہ عقل سلیم
بجز ذات حی الذی لایموت
مسیحا چساں زندہ ماند ای دنی
باصحاب تحقیق شد منجلی
دگر رہ نماند و بدنیا محال
[illegible]
دریں دیر ناپائیدار ای پسر
بدور پسیں مہدی آمد خبر
کہ شد مسلکش راہ خیر الوریٰ
بود منصب آں امام علیم
نہادند نامش مسیح الزماں

[1] بیگناہی۔ [2] اقول کما قال العبد الصالح کنت علیہم شہیداً الی فلما توفیتنی (دیکھو بخاری) [3] قال ابن عباس متوفیک ممیتک (دیکھو بخاری) کل من علیہا فان۔ [4] ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔

[6] ما المسیح ابن مریم الا رسول الی قولہ کانا یاکلان الطعام
[7] زمی مخفف زمین۔ [8] ابن عباس رض۔ [9] یعنی مراد و معنے و جائے استعمال از امید اند
[10] ثبوت عدم رجوع موتے بدنیا۔ (باقی آئندہ)

اہل ہند اب تو خواب سے جاگو

سو رہے ہو تمہیں ہوا کیا ہے؟

کون ہے جو کہ ان تباہیوں سے واقف نہیں جو آج دنیا میں واقع ہو رہی ہیں۔ گذشتہ چند سالوں سے طاعون نے وہ تباہی ڈالی ہے۔ کہ ایک فاقہ مست غریب سے لے کر مخمل کے گدوں پر بیٹھنے والے اور نرم نرم بچھونوں پر سونے والے امیر تک کو اپنے ہاتھ پاؤں کی پڑ گئی۔ اور مہربان گورنمنٹ انگلشیہ تک اپنی رعایا کی بربادی کو دیکھ کر چیخ اٹھی۔ کہ الامان یہ کیا بے پناہ مصیبت ہے۔ جو اہل ہند پر اچانک آ پڑی ہے۔ یہ کیسی بیماری ہے۔ کہ جس کا کوئی علاج ہی نہیں۔ لاکھ صفائیاں کرو اور کتنے ہی شد و مد کے ساتھ حفظان صحت کے قواعد پر عمل کرو۔ لیکن پیچھا چھوڑنے میں ہی نہیں آتی۔ مختلف علاج لگائے گئے۔ اور سینکڑوں راہیں اس بلا سے بچنے کے لئے سوچی گئیں۔ لیکن جو کوشش کی گئی۔ وہ الٹی پڑی۔ اور جو تدبیر کی گئی۔ وہ بے سود پائی گئی۔ ہزاروں اور لاکھوں انسانوں کی جانیں ضایع ہو گئیں لیکن کوئی بات ایسی سمجھ میں نہ آئی۔ کہ جس سے اس بیماری میں مبتلا ہونے والے شفا پا سکیں۔ آخر بصد کوشش و سعی کے ٹیکہ ایجاد کیا گیا۔ اور جس کی نسبت خیال کیا گیا۔ کہ بس اب جو اس ٹیکہ کو لگوائے گا۔ اس کو طاعون سے بالکل نجات ہو جائیگی ہزاروں پر اس ٹیکہ کا تجربہ کیا گیا اور نتیجہ پر مطمئن ہو کر بڑی دلیری کے ساتھ یہ فیصلہ دیا گیا۔ کہ اب طاعون چند روزہ ہے لیکن ابھی اس بات کو کچھ زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا۔ کہ اس علاج کا بھی بھانڈہ پھوٹ گیا۔ ملکوال کے مقام پر اس نے وہ مہلک اثر پیدا کیا کہ کل ہندوستان پر حیرت اور افسوس کے بادل چھا گئے۔ یہاں تک کہ خود گورنمنٹ کو بھی اس سے بدظن ہونا پڑا یا تو حکم تھا کہ سب لوگ جبراً ٹیکہ لگوائیں۔ اور یا پھر اختیار دیا گیا۔ کہ جس کی مرضی ہو لگوائے اور جو نہ پسند کرے۔ اس پر کوئی الزام نہیں۔ یہ طاعون کی تباہی کیا کم تھی۔ کہ ایک اور آفت ایسی پڑی۔ کہ جس نے تمام ہندوستان میں تہلکہ مچا دیا۔ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کو شمالی ہند میں وہ سخت زلزلہ آیا۔ کہ علاوہ لاکھوں روپیہ کے مالی نقصانات کے ہزاروں انسان مکانوں اور پہاڑوں کے نیچے دب کر مر گئے۔ کانگڑہ اور دہرم سالہ میں خون کی ندیاں بہ گئیں طاعون نے تو زیادہ تر غریب لوگوں پر ہاتھ صفا کیا تھا۔ لیکن اس زلزلے سے نقصان والے اکثر امراء تھے۔ کہ جنہوں نے اپنی شان و شوکت کے گھمنڈ میں اونچی اور آسمان سے باتیں کرنے والی عمارتیں بنا رکھی تھیں۔ یہ چند سیکنڈ میں خدائے غیور نے وہ ان کا تمام غرور خاک میں ملا دیا۔ اور وہ عمارتیں کہ جو ابھی ہوا میں کھڑی تھیں سر بسجود زمین پر گر گئیں اور یہ جو کچھ ہوا۔ اس خدا کے برگزیدہ رسول اور مامور کی پیش گوئیوں کے مطابق ہوا۔ جس کا کہ چودہ برس سے زیادہ کا دعویٰ ہے۔ کہ خدا نے دنیا کی ردی اور تباہ حالت دیکھ کر مجھ کو مبعوث فرمایا ہے اور اس کا دعوے ہے کہ خدا میرے ساتھ کلام کرتا ہے۔ اور اس نے مجھ کو اپنے کمال فضل و عنایت سے مسیح موعود اور مہدی معہود کا درجہ عطا فرمایا ہے پس وہ جو ایمان لائیں گے۔ وہ انجام الٰہی کی مصیبتوں سے بچائے جائیں گے اور جو میرا انکار کریں گے خدا کے غضب کے نیچے آ جائیں گے اور خدا کے عذاب کی چکی کے نیچے پیسے جائیں گے۔ ان کی شان و شوکت خاک میں ملا دی جائے گی اور وہ جن باتوں پر غرور کرتے ہیں وہ ان سے چھین لی جائیں گی۔ اور خدائے قہار کا قہر انہیں اس وقت تک تباہ اور برباد کرتا رہے گا۔ جب تک وہ چلانہ اٹھیں اور اپنے گناہوں سے باز نہ آئیں اور شرک کو نہ چھوڑیں۔ اور جو کچھ میں کہتا ہوں وہ نہیں ٹلیگا۔ یہاں تک کہ یہ لوگ یک زبان ہو کر بول اٹھیں گے کہ "یا مسیح الخلق عدوانا"۔ پس اے میرے بھائیو! اے غافل اہل ہند۔ کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ اس کا ہر ہر لفظ پورا ہو رہا ہے۔ دیکھو خدا کیسا زبردست ہے۔ جو کچھ کہ اس نے اپنے مامور کی زبانی کہا تھا۔ اس کو کس طرح پورا کر رہا ہے۔ پس اس دن سے خوف کھاؤ۔ جبکہ وہ موعود زلزلہ آوے گا جو کہ قیامت کا نمونہ ہوگا۔ اور جس وقت کہ توبہ کا دروازہ بند کیا جاویگا اور جبکہ دنیا سے اکثر شریر مادہ دور کیا جائے گا وہ دن جبکہ خدا انصاف کرے گا یعنے اس دن تمام شریر یکدم اپنے کئے کی سزا پائیں گے اور وہ جنہوں نے ذرہ سی بھی کوئی بھی نیکی کی ہوگی۔ خدا سے اس کا بدلہ پائیں گے۔ اے غافل قوم اب تجھے کیا ہو گیا۔ جبکہ وہ تمام نشانیاں جو کہ مسیح کے لئے بتائی گئی تھیں وہ حرف بحرف پوری ہو گئیں تو پھر کیا وجہ کہ تم اس شخص کا انکار کرتے ہو۔ کہ جس کے ہاتھ پر خدا نے سینکڑوں کیا ہزاروں معجزے دکھائے ہیں ہاں ذرا سوچو تو سہی۔

جو قرآن و حدیث کے برخلاف تم کو مجبور کر رہی ہے کہ تم حضرت عیسیٰ کو آسمان پر بھی جا کر بٹھاؤ اور اس مسیح موعود کو جس کو خدا نے مبعوث کیا ہے۔ جھٹلاؤ اور طرح طرح کی تکلیفیں اس کو پہنچاؤ۔ خدا کے فرمان کے برخلاف کونسی مصیبت ہے۔ کہ جو تم کو اس کے ماننے سے روکتی ہے۔ تم اپنی تباہی کے درپے کیوں ہو رہے ہو کیا تم نے ایک دن مرنا نہیں اور کیا تم کو خدا تعالیٰ کے روبرو ایک روز جواب دہی کیلئے کھڑا نہیں ہونا پڑے گا یہودی کہتے ہیں کہ ہم اس روز اگر خدا نے ہم سے سوال کیا کہ تم نے عیسیٰ ابن مریم کو کیوں نہیں مانا تو ملاکی نبی کی کتاب اس کے آگے پیش کریں گے اور کہیں گے کہ اس نبی کے ذریعہ سے تو نے ہمکو اطلاع دی تھی کہ جب تک الیاس نبی دوبارہ آسمان سے پر نہ آوے۔ مسیح نہیں آویگا۔ اس لئے جب تک کہ الیاس نہ آتا۔ ہم کس طرح مسیح کو مان لیتے وہ ایک جھوٹی حجت کے پیش کرنے کی تسلی رکھتے ہیں لیکن تمہارے پاس کیا ہے جس کو تم پیش کر سکتے ہو۔ خدائے تعالیٰ نے بار بار قرآن شریف میں اس کے لئے متوفی کا لفظ استعمال فرمایا ہے لیکن تم تو ماننے میں آتے ہی نہیں معلوم نہیں کہ تمہارے کیسے خیالات ہیں اور تم کیا سمجھے بیٹھے ہو۔ خدا کا کسی کے ساتھ رشتہ نہیں ہے۔ دیکھتے ہو کہ کس طرح یہودیوں پر بوجہ اس کے کہ انہوں نے خدائے تعالیٰ کے انعاموں کی قدر نہ کی خدا کا عذاب نازل ہوا۔ اسی طرح تم بھی اپنی حد سے گزر رہے ہو۔ یاد رکھو کہ یہودیوں سے زیادہ لعنت تم پر پڑیگی اگر تم خدا کے آگے اپنے ماتھے نہ رگڑو گے۔ کیونکہ یہودیوں پر تم سے تھوڑے انعامات ہوئے تھے جس قدر تم پر انعامات ہوئے ہیں اور جس قدر تمہارے لئے آسانیاں رکھی گئی ہیں اسی قدر سخت عذاب ہوں گے۔ بہت کچھ ہو چکا ہے اور بہت کچھ ہونے والا ہے۔ دیکھو اس مامور من اللہ کی پیش گوئی کے مطابق تمام دنیا میں زلزلے آ رہے ہیں اور جیسا کہ اس نے قبل از وقت پیشگوئی کی تھی کہ تمام دنیا میں سخت زلزلے آئیں گے۔ ویسا ہی ظہور پذیر ہو رہا ہے۔ ایشیا میں زلزلے یورپ میں زلزلے۔ امریکہ میں زلزلے کونسی جگہ ہے۔ کہ جہاں زلزلے نہیں آئے۔ پیچھے جو زلزلے آئے ان سے تو سب دنیا واقف ہے۔ ابھی ایک سخت زلزلہ امریکہ میں آیا ہے جس کی تباہی کے جگر خراش حالات کو پڑھ کر دل کانپ اٹھتا ہے سینکڑوں جانیں یکدم تباہ ہو گئیں۔ تمام سانفرانسسکو ایک عبرت کا مقام بن گیا۔ ابھی زلزلہ سے پناہ نہ ملی تھی کہ نہ معلوم کس سبب سے شہر کو آگ لگ اٹھی وہ امریکہ کے بڑے بڑے مغرور امراء کے مکانات کہ جن کو دعوے ہے کہ ہم بادشاہوں کو تنخواہ دے سکتے ہیں وہ اس طرح جل کر راکھ ہو گئے ہیں کہ نام و نشان باقی نہیں رہا۔ (میں خیال کرتا ہوں کہ اس وقت تو ان دہریوں کو بھی خدا کی ہستی کا یقین ہو گیا ہوگا خواہ پیچھے پھر بھول جاویں) جب آگ سے ڈر کر لوگ سمندر کی طرف بھاگے۔ کہ چل کر

حاذق طبیب پاتے ہیں تم سے یہی خطاب
خوبوں کو بھی تو تم نے مسیحا بنا دیا
کیا شک ہے تم کو ماننے میں اس مسیح کے
جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا

وہ نام جو کہ تم کسی کا رکھتے ہو تو اس کو بڑی خوشی سے قبول کیا جاتا ہے لیکن اگر خدا نے اپنے کسی برگزیدہ کا نام عیسیٰ یا مہدی رکھدیا تو اس قدر خفگی ظاہر کرنے سے کیا مطلب! کیا تم تو کسی کا نام رکھنے کے لئے اجازت رکھتے ہو خواہ وہ عیسے ہو یا موسے۔ ابراہیم ہو یا اسحٰق۔ لیکن خدائے قادر مطلق جو کہ ہر چیز پر قادر ہے وہ مجبور ہے اور اس کو اجازت نہیں کہ وہ کسی اپنے بندہ کا نام عیسے یا موسے رکھدے۔ کون سی بات ہے۔ کہ

گھاٹ پر ہی بنا دلیں تو خدا کی قدرت نے اپنا ظہور پھر ایک دفعہ سمندر کے پانی کی لہر کے رنگ میں دکھایا اور جو کچھ باقی تھا بہا کر لیگئی اور کئی انسانی جانیں ضائع ہوئیں۔ کیا یہ قہر خدا کے نمونے نہیں کیا ان سے خدا کے غضب کے آثار نہیں نظر آتے۔ پھر تم کیوں سو رہے ہو۔ اٹھو اور جلدی کرو۔ دعائیں کرو اور خدا سے مدد مانگو۔ تم کو اس بات سے کیا کہ عیسےٰ مرے یا موسیٰ۔ جب تمہارا نبی جو کہ سب نبیوں سے عالی رتبہ اور سب سے زیادہ خدا کا مقرب تھا۔ فوت ہو گیا۔ تو یقینی امر ہے کہ سب نبی پہلے ہی فوت ہو چکے۔ رسول کریم پر غموں کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا۔ اگر ان کو یہ معلوم ہوتا کہ مسیح کی قوت قدسیہ تو ایسی زبردست تھی کہ چودہ سو برس کے بعد اُس نے اپنی امت کی تباہی کے وقت اپنا ایک مثیل پیدا کر لیا۔ لیکن جب میری اُمت پر ایک ایسا وقت پڑے گا کہ ان کو بھی سختی کے ساتھ ایک مصلح کی ضرورت محسوس ہوگی۔ اس وقت میری اُمت سے کوئی ایسا شخص پیدا نہ ہو سکے گا۔ جو ان کو سہارا دے سکے اور تباہی کے گڑھے سے بچائے۔ صحابہ تو جیتے جی مر جاتے اگر وہ جانتے کہ نبی کریم تو فوت ہو گئے اور حضرت عیسےٰ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ پھر تم یہ کیوں ایک نیا مسئلہ بنا کر اس پر ضد کرتے ہو۔ خدا کے لئے ہوش کرو اور عاجزی سے خدا کی درگاہ میں سر جھکاؤ اور اس کے رسول برحق کے آگے ان الفاظ میں التجا کرو کہ "یا مسیح الخلق عدوانا" ورنہ یاد رکھو۔ کہ خدا کے فیصلہ کا دن قریب ہے۔ اس دن پچھتانا لاحاصل ہوگا۔

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو ۔۔ تو سمجھائیگا خدا

راقم میرزا بشیر الدین محمود احمد قادیان

بٹالوی امرتسری غزنوی۔ بوپڑی سے استفسار

فاغرینا بینہم العداوة والبغضاء الی یوم القیامة

وسوف ینبئہم اللہ بما کانوا یصنعون

آج ہمارے سامنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء اور اشتہار مورخہ ۱۲۔ جنوری ۱۹۰۶ء مشتہرہ حکیم محمد دین امرتسری بنام "غزنوی جرگہ" مطبوعہ مطبع اہل حدیث رکھا ہے۔ اخبار مذکور کے صفحہ ۵ میں ایڈیٹر اہل حدیث نے اشاعة السنہ بٹالوی پر ریویو کرتے ہوئے مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہے جس میں بٹالوی کی راستبازی کا شکریہ مولوی ثناء اللہ نے ایک واقعہ کی بابت ادا کیا ہے

وھو ھذا

"اخیر میں آپ کی راستبازی اور بے لاگ نصیحت دینے کا قائل نہ ہوں۔ تو ناشکری ہوگی کہ آپ نے بہی معمولی راست گوئی سے محض مسلمانوں کے فائدہ کے لئے اشاعة السنہ کے قدیمی خریدار خوش الحان واعظ کی بد اطواری بھی لکھدی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔ کہ

"ایک دلکش آواز والا واعظ ایک اجنبی عورت کو اوڑا کر ہمارے گھر میں لایا اور ظاہر کیا کہ میری منکوحہ ہے میں نے اُسے اپنے مکان میں رہنے نہ دیا تو وہ ایک صوفی منش (نور الدین) کے گھر میں لے گیا۔ جہاں سے اس کو اس کا اصلی خاوند آن کر لے گیا۔ (ملخصاً ص ۲۷۳)"

اِس شکریہ ادا کرنے کے بعد بٹالوی کے اس اظہار واقعہ کو جو واعظ کی بابت اشاعت السنہ زیر ریویو میں درج تھا نقل کر کے امرتسری نے مندرجہ ذیل درخواست بٹالوی سے کی ہے۔

"پبلک آپ کے اس اظہار کی شکرگذار ہے لیکن اگر آپ ایسے واعظ کا نام نامی بھی ظاہر کر دیتے تو ڈبل شکریہ کے مستحق ہوتے کیونکہ ایک تو اس سے وہ فائدہ بیّن طور پر حاصل ہوتا جس کے لئے آپ نے ظاہر کیا ہے کہ مسلمان ایسے واعظوں سے بچیں۔ دوسرا اس قضیہ مہملہ کا اطلاق واشتباہ غیر مجرموں پر نہ رہتا۔ بہر حال اگر پہلے اس کا نام ظاہر نہیں کیا تو امید ہے کہ آئندہ کسی پرچہ میں ظاہر کر دیں گے یا بذریعہ پوسٹ کارڈ خاکسار کو مطلع فرما دیں گے۔ تاکہ اہلحدیث کے ذریعہ اظہار کیا جاوے کیونکہ محدثین کے ہاں ایسے بدمعاش راویوں کی جوپڑتال ہوتی ہے۔ اس میں نام کا اظہار ضرور ہوتا ہے۔ انتہی بلفظہٖ۔

روحانی فرزند (ثناء اللہ) کی درخواست روحانی باپ (محمد حسین) نے کسی مصلحت کی جو بدمعاش راوی کا نام نہیں بتلایا مگر آپ کے روحانی بھائی حکیم محمد دین نے اشتہار مذکورة الصدر میں اس گمنام واعظ کا نام ظاہر کر کے بتلا دیا ہے۔ کہ چشم بد دُور یہ میر واعظ پنجاب ہیں یعنی واعظ ہی نہیں اور آپ کا نام نامی مولوی محمد علی صاحب میر واعظ اہل حدیث ہے۔ جو غزنوی جرگہ کے امام نہایت مُنہ زور اور بدلگام ہیں۔ اشتہار کی عبارت یہ ہے۔

"ہم نے پچھلے اشتہار میں لکھا تھا کہ میر جی اگر گالیاں بکنے سے باز نہ آئے۔ تو ہم بھی ان کے پاکیزہ حالات پبلک کو سنائیں گے کیونکہ محدثین کا یہی اصول ہے کہ نالائق اور بدکار راویوں کے حالات پبلک کے سامنے دکھایا کرتے ہیں اور قانون سرکاری بھی ہمیں اجازت دیتا ہے کہ ایسے بدمعاشوں کی بدمعاشی سے مسلمانوں کو مطلع کریں جو دین کے لباس میں بیدینی کیا کرتے ہیں۔ اس لئے ہم مولوی محمد حسین صاحب کے اشاعة السنہ سے ایک واقعہ بتلاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ میر جی اس کا کیا جواب دیتے ہیں اور اپنی معمولی دریدہ دہنی سے باز آتے ہیں یا نہیں۔ مولوی محمد حسین صاحب کی تحریر کا مطلب صاف لفظوں میں یہ ہے۔ کہ محمد علی واعظ میرے مکان پر ایک جوان عورت کو لے آیا اور کہا کہ یہ میری منکوحہ ہے۔ آپ اسے رکھئیے۔ میں تاڑ گیا کہ یہ اس کا شکار ہے۔ اس لئے میں نے ان کو رکھنے سے انکار کیا آخر وہ اس شکار کو شیخ نور الدین صوفی کے مکان پر چھوڑ کر کسی اور شکار کی تلاش میں چلا گیا۔ اتنے میں اُس عورت کے وارث آن پہنچے اور اسکو ساتھ لے گئے۔ اہا اس کا تو میر جی کو بڑا رنج ہوا ہوگا" میر جی کہو تو یہ سچ ہے؟ انتہی بلفظہ بقدر ضرورت۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ محمد حسین بٹالوی اور ثناء اللہ امرتسری اور غزنوی جرگہ اور محمد علی بوپڑی سب کے سب اہل حدیث۔ مومن۔ راستباز۔ وارث انبیاء۔ مصداق حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ہیں یا نہیں؟

اِس کا جواب انہی مومنین صادقین سے دریافت ہوتا ہے۔ کہ براہ مہربانی ہر چہار ائمة الکفر مندرجہ ذیل امورات ذیل کا خود صداقت سے بھرا ہوا مدلل بہ قرآن وحدیث فیصلہ کن مسکت خصم جواب بذریعہ اخبار اہل حدیث یا مطبوعہ اشتہار شائع کر کے اس الجھن کو کھولدیں۔

بٹالوی صاحب سے یہ استفتاء ہے۔ کہ آپ کی روایت مندرجہ اشاعة السنہ جس کی نقل اہل حدیث نے اخبار میں اور حکیم محمد دین نے اشتہار میں درج کی ہے۔ جس کو ہم اوپر بعینہٖ نقل کر چکے ہیں۔ صحیح روایت ہی یا نہیں؟ محمد علی بوپڑی ایک اجنبی عورت کو اپنی منکوحہ بیان کر کے تمہارے پاس چھوڑنے کے لئے لایا تھا یا نہیں؟ تمہارے انکار پر اس کو نور الدین صوفی کے سپرد کر کے چلا گیا (جس کو اس کا خاوند آکر نور دین صوفی کے مکان پر سے واپس لے گیا یا نہیں؟

اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو ایسا شخص عند الشرع کس خطاب و القاب کا مستحق ہے۔ آیا۔ اہل حدیث۔ متبع سنت وقرآن۔ مومن متقی۔ میر واعظ۔ محب خدا اور رسول صلعم یا فاسق۔ فاجر۔ بدکار دین فروش۔ دشمن سنت وقرآن؟ بینوا توجروا

امرتسری اہلحدیث اور اس کے بھائی حکیم محمد دین سے یہ استفسار ہے۔ کہ بٹالوی کی روایت بغیر کسی قضیہ یا علانیہ عداوت کے محمد علی کی نسبت ہی اور یہ راوی تمہارے ایمان وتحقیق کے رو سے راستباز صادق قابل وثوق ہے یا نہیں؟

اگر ہے۔ تو اُس نے نام جو ظاہر نہیں کیا یہ عمل اس کا خلاف طریق محدثین ہے یا نہیں؟

اور چونکہ یہ روایت صحیح ہے تو آپ کا فتوےٰ ایسے واعظ کے حق میں۔ اہل حدیث۔ صادق۔ مومن ہونے کا ہے یا فاسق فاجر بدمعاش بدکار۔ دشمن قرآن وحدیث کا بینوا توجروا۔

غزنوی جرگہ سے یہ استفتاء ہے

(۱) بٹالوی محدث لاث مولوی کی یہ روایت محمد علی میر واعظ کے حق میں قابل استدلال اور صحیح ہی یا مجروح؟

(۲) اگر مجروح ہے تولاٹ مولوی کا یہ تہمت اور الزام ایک
سچے متبع سنت پر لگانا عند اللہ وعند الرسول اس کی شان مولویت
اور متبع قرآن وحدیث ہونے کے برخلاف ہے یا نہیں؟
(۳) اگر صحیح ہے۔ تو میرواعظ ایسے چال چلن سے۔ اہل حدیث
مومن۔ راستباز ہوگا یا فاسق فاجر بدکار بدمعاش؟ بینوا توجروا
محمد علی بوپڑی اصل ملزم سے یہ سوالات ہیں کہ
(۱) آیا یہ روائیت تمہاری بابت جو بٹالوی نے اشاعۃ السنۃ میں
اور ثناء اللہ نے اہل حدیث میں اور حکیم محمد دین نے اشتہار
مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء میں بیان کی ہے۔ صحیح ہے یا غلط؟
(۲) اگر یہ صحیح ہے۔ تو ایسا چال چلن رکھنے والا۔ عامل بالحدیث
متبع سنت وقرآن ہوتا ہے۔ یا فاسق۔ فاجر۔ بدمعاش۔
بدکار؟
(۳) اور اگر یہ غلط ہے۔ تو ان راویوں کے حق میں عند اللہ اور
عند الرسول تمہارا کیا فتویٰ ہے یعنی یہ ثقہ عادل۔ مومن راستباز
اہل حدیث ہیں یا کاذب وخائن وجعلساز؟
(۴) اور تم نے اس روایت کی تغلیط وتردید وتضعیف کن
کن دلایل اور ذرایع سے اب تک کی۔
ا۔ آیا بذریعہ عدالت اپنی بریت کے لئے کوئی چارہ جوئی کی؟
ب۔ یا بذریعہ اخبارات واشتہارات اس کی تردید کی؟
ج۔ یا علماء قوم سے اپنی صفائی کی شہادت حاصل کر کے ان
راویوں کے کذب کا فتوےٰ حاصل کیا؟
د۔ یا بذریعہ زبانی گفتگو کے بمواجہ عوام وخواص کسی جلسہ میں
اپنی بریت ظاہر کر کے سرٹیفکیٹ بریت حاصل کیا؟
جب تک کوئی معقول دلائل ذرائع بالا میں سے آپ دکھلا دیں گے
تب تک اس الزام سے بریت آپ کی عقلاً ونقلاً۔ قانوناً و
شرعاً محال ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ پس آپ مفصل طور سے
ہم کو ہمارے سوالات کے جواب عطا فرما کر عند اللہ ماجور اور
عند الناس مشکور ہو دیں۔ فقط۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ
اگر بٹالوی۔ یا امرتسری یا غزنوی یا بوپڑی نے ہمارے اس
استفسار کا کچھ جواب نہ دیا۔ تو پھر ہم اس پر ایک بسیط مضمون
لکھ کر ہر چہار بزرگوں کے حالات پبلک پر کھولیں گے۔ جو
انہیں کے بیان کردہ ہوں گے۔ فانتظروا۔
راقم عاجز قاسم علی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی

نوٹ۔ قبل ازیں تین مضمون ہمارے امرتسری کے پاس
مطبوعہ بغرض حصول جواب پہونچ چکے ہیں۔ جن کا ابھی تک نامبردہ
نے نام بھی نہیں لیا۔ اور ہم نے ابھی قلم کو رکھ نہیں دیا انشاء اللہ
امرت سری ٹھیکہ دار کی ہم پوری پوری پردہ دری کریں گے۔
مورخہ ۲۷۔ اپریل ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"زلزلہ آنے کو ہے"

(از حکیم محمد سعید احمدی جواہر میلاپور)

اک قیامت کا نمونہ زلزلہ آنے کو ہے
قدرت حق پھر کرشمہ اپنا دکھلانے کو ہے
کیا سنوگے تم مسیح وقت کا اب قیل وقال
سر پہ جب شیطان ملعون تمکو بہکانے کو ہے
چھوڑ دو تکذیب کا اس کے خیال اے دوستو!
حق تعالیٰ خود صداقت اس کی چمکانے کو ہے
لاکھ تم سر پیٹ لو پر یہ نہ ٹل جائے کبھی
یہ خدا کی وحی ہے جو پوری ہو جانے کو ہے
خلق کی تخویف کو ہی آ رہے ہیں زلزلے
ورنہ بندوں پہ وہ اپنے رحم فرمانے کو ہے
آچکا طاعون بھی اور ہو رہے ہیں زلزلے
کوئی دن اب آسمان بھی آگ برسانے کو ہے
اس کے ہی مامور سے کرتے ہو تم جو شوخیاں
کیا تمہیں پھر حشر میں منہ حق کو بتلانے کو ہے
افترا ہے کذب ہے اور ہے دروغ بے فروغ
یہ جو سمجھے ہیں پیمبر اب وہ بن جانے کو ہے
احمدؐ مرسل کا وہ بھی امتی ہے اک سا
فخر سے وہ امتی اپنے کو کہلانے کو ہے
تا نہ تم اس کے ہو دل سے معتقد اور جاں نثار
یہ شریروں کی شرارت تم کو دہمکانے کو ہے
مانو اس کو کہ یہ حق کی طرف سے ہے مسیح
ورنہ ذات حق بھی اس کو جلد منوانے کو ہے
احمدؐ مرسل کی پیشین گوئی پوری ہو چکی۔
اونٹنی بیکار اب یثرب میں ہو جانے کو ہے
ہو گیا ہے چاند سورج کے گہن سے آشکار
ہے یہی مہدی نہ کوئی دوسرا آنے کو ہے
مل گئی اس کو حیات جاودانی لاکلام
جو فراست سے اُسے اس وقت یاں پانے کو ہے
اس کو کب حاجت ہے سیف وخنجر خونریز کی
یہ قلم سے جوہر تلوار بتلانے کو ہے
ہو گئی اسلام کی کیا فتح ونصرت آشکار
دم سے اس کے جگ میں ہر خنزیر مرجانیکو ہے
اللہ اللہ کیا یہودوں کے مشابہ ہے یہ قوم
ابن مریم کو یہ ان کی طرح جھٹلانے کو ہے
کہتے ہو ختم نبوت ہو چکی ہے ہر طرح
یہ بھی کہتے ہو کہ پھر عیسےٰ نبی آنے کو ہے
استعاروں کو حقیقت پر جو کرتا حمل ہے
عقل سے کیا بہرہ یار وایسے دیوانے کو ہے
واصل حق ہو چکا ہے جب مسیح ناصری
مسند احمد پہ وہ پھر کس لئے آنے کو ہے
کل صفات ذات باری سے ہے وہ جو متصف
اب مسیح ناصری معبود بن جانے کو ہے
بے غذا زندہ رہے اور رہے افلاک پر
کچھ تغیر جسم میں اس کے نہیں آنے کو ہے
منتظر ہر دم رہو تم شوق سے مثل یہود
ابن مریم ایلیا سا چرخ سے آنے کو ہے
یا خدا کیا شرک کی شامت ہے پھیلی دین میں
تیری جو توحید ہے وہ دل سے مٹ جانیکو ہے
ہاں کہ اب اسلام بھی اک مردہ مذہب ہو گیا
جس میں وحی حق کا چشمہ خشک ہو جانیکو ہے
لیجئے اسلام کی ہر خدا اب کچھ خبر
نکبت وادبار کی اس پر گھٹا چھانیکو ہے
کفر کے ہر نخل پر باد بہاری ہے وزان
ہر چمن اسلام کا ہیہات مرجھانے کو ہے
آگیا ہے دین حق میں کس غضب کا انحطاط
ہر لئیم الطبع اس کو صدمہ پہونچانے کو ہے
خواب غفلت سے ذرا جاگو مسلمانو یہاں
کسوت اسلام کو اب آگ لگ جانے کو ہے
کیوں نہیں لیتے خبر دین کی بزرارے منعمو
مال وزر کیا اس جہان کا دل کے بہلانے کو ہے
جلد بلوا لے مسیحا تیرے اس بیمار کو
ہجر سے جواہر بیاں جی سے گذر جانیکو ہے
موت عیسےٰ کو کیا جگ میں تو ایسا آشکار
مذہب تثلیث پر اب موت آجانیکو ہے

درخواست دعا

جناب سید سرور شاہ صاحب داتہ ضلع ہزارہ بیمار ہیں اور
ایسا ہی راجہ شیر محمد صاحب علیل الطبع ہیں۔ ان ہر دو احباب
کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔ اس واسطے عرض ہے۔ کہ ان
احباب کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ سید صاحب دین کی
تائید۔ نصرت اور اس کی خدمت کے لئے بڑے مستعد اور کام
کے آدمی ہیں۔ خدا ان دونوں دوستوں کو آرام دے۔ والسلام
خاکسار محمد نصیب احمدی۔

کھلی چٹھی بنام گزنی ہیوسی ایشن ہند

ایک تازہ عظیم الشان نشان

میں نے اپنی تمام قوم اور خصوصاً بعض افراد قوم کی خدمت میں اس سے پہلے حضرت مرزا صاحب کی صداقت میں دو تین ضروری نشان پیش کر کے محض ہمدردی اور خیر خواہی سے عرض کیا تھا۔ کہ وہ اس بارے میں تدبر کریں۔ اور اپنی جان پر اور اہل و عیال پر رحم کر کے خدا کی طرف خیال کریں اور توشہ آخرت کے طیار کرنے میں بھی اگر سارا نہیں۔ تو کچھ وقت تو ضرور دیویں۔ لیکن مجھے یہ بات معلوم ہونے پر سخت رنج ہوا کہ میری قوم میں ایسے انفاس بہت ہی کم ہیں جو اپنے تئیں ان دینی امور کی تہ تک پہنچائیں۔ یا اگر یہ کہا جاوے کہ بالکل ہی نہیں تو بھی بجا ہوگا۔ لیکن یہ امر میری امید کے برخلاف ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ میں اکثروں کو جانتا ہوں۔ کہ وہ دنیاوی مشکل سے مشکل امورات کے تصفیہ کے لئے ایک خاص دل و دماغ رکھتے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اگر وہ خدا کے لئے اپنی توجہ کو اس طرف مبذول کریں۔ تو خداوند کریم ان کے لئے ہدایت کی راہ نہ کھولے اور صراط مستقیم پر نہ چلاوے۔ بلکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر کوئی ہمارے لئے کوشش کرے۔ تو ہم اس کے لئے ہدایت کی راہ نکال دیتے ہیں۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے

وَالَّذِینَ جَاهَدُوا فِینَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔

اگرچہ مجھے رنج پہنچا اور سخت پہنچا ہے لیکن تاہم میں چاہتا ہوں اور مصمم ارادہ ہے۔ کہ اگر خداوند کریم نے مجھے توفیق دی۔ تو میں اپنی قوم کے افراد کی خدمت میں حضرت مرزا صاحب کی تائید میں جو نشان اللہ تعالیٰ ظاہر فرماتا ہے۔ وہ پیش کرتا رہوں۔ ممکن ہے کہ کان میں بات پڑتے پڑتے خداوند کریم کسی سعید رُوح کو ہدایت دیدے بشرطیکہ کوئی قدم اٹھاوے۔ چنانچہ حال ہی میں میں ایک اَور عظیم الشان پیش گوئی تحریر کرتا ہوں۔ جو چار اپریل ۱۹۰۶ء کو پوری ہوئی اور خدا نے اس نشان سے بھی اپنے پاک امام کی تائید فرمائی اور وہ یہ ہے۔

۱۲ اپریل ۱۹۰۶ء کا ذکر ہے کہ ایک شخص مسمی چراغدین ساکن جموں جو پہلے حضرت مرزا صاحب کا مرید تھا۔ مرتد ہو گیا اور اس نے مشہور کیا کہ میں موجودہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں صلح کرانے کے لئے مامور ہوا ہوں اور خدا کا رسول ہوں اور کہ مجھ پر الہام نازل ہوتا ہے۔ جب یہ تحریر حضرت مرزا صاحب کو پہنچی۔ تو آپ نے لکھا۔ کہ یہ تیرا دعوے قرآن شریف کے خلاف ہے۔ کیونکہ اے ناظرین آپ سمجھ سکتے ہیں کہ جس صورت میں کہ موجودہ عیسائی اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ اور اس کو نیست و نابود کرنے کے لئے ہر ایک قسم کی کوششیں کرتے ہیں۔ ہمارے خدا اور اس کے پاک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین اور ہتک کرتے ہیں۔ اور آپ کے ازواج مطہرات پر طرح طرح کے بے جا حملے کرتے ہیں اور تہمتیں لگاتے ہیں اور اسلام کے لئے غضب میں دانت پیس رہے ہیں اور ہمارے خدا کے پاک کلام قرآن مجید پر ہر ایک قسم کے ناشائستہ اعتراض کرتے ہیں تو اس حالت میں ایسا کون باغیرت مسلمان ہے کہ جوان سے صلح کرنے کا ارادہ اپنے خیال میں لائے۔ میرے خیال میں تو دین سے سخت غافل مسلمان بھی ایسا ارادہ کرنے کو گناہ خیال کرے گا۔ اور دوسری یہ بات لکھی کہ اگرچہ بعض نبیوں کے وقت کوئی دوسرا نبی بھی مبعوث ہوتا رہا ہے۔ جیسے حضرت موسیٰؑ کے وقت میں حضرت ہارونؑ۔ لیکن جس طرح قرآن شریف کے ہوتے امت محمدیہ کو کبھی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں کسی اور نبی اللہ کی حاجت نہ رہی تھی۔ بلکہ آپ کے ذریعہ ہی خدا تعالےٰ نے دین کو تکمیل دی۔ جیسے فرمایا۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ ایسے ہی میرے زمانہ میں بھی خدا نے کسی دوسرے مامور کی ضرورت نہیں رکھی۔ اگر کوئی دعوی کرتا ہے تو وہ جھوٹا ہوگا۔ تیسری یہ بات لکھی۔ کہ اگر ایسے خیالات کے آدمی کو الہام ہوتا ہے تو وہ القاء رحمانی نہیں بلکہ شیطانی ہے۔ جس کو اس نے دھوکا میں ڈالا ہے۔ پس آپ نے اس وقت ایک رسالہ جس کا نام دافع البلاء ومعیار اہل الاصطفاء ہے تصنیف کیا اور اس میں اول حصہ میں طاعون کا اصلی علاج بتایا۔ اور لوگوں کو اس خدا کے غضب سے ڈرایا اور اخیر میں چراغدین کا حال مفصل تحریر کر کے اس کو خدا کے غضب سے ڈرایا اور لکھا کہ اگر یہ اپنے ان خیالات سے باز نہیں آئے گا۔ اور توبہ نہیں کرے گا تو خدا کے مواخذہ کے نیچے آئے گا۔ لیکن اس بدبخت کے سر پر بدبختی سوار تھی جس کا پورا علم خدا کو تھا۔ اس واسطے خدا نے اپنے راستباز نبی کو سچا کر دکھلانے اور جھوٹے مامور کو تباہ کرنے کی خاطر اسی وقت اس کی ہلاکت سے قریباً چار سال پہلے اپنا کلام حضرت مرزا صاحب پر نازل فرمایا جو آپ نے پیش گوئی کے رنگ میں اس رسالہ میں عام طور پر شائع کر دیا۔ اور اس رسالہ کو کثرت کے ساتھ چھپوا کر شائع کیا تا سعادت مند اس کو پڑھ کر اس کے پورا ہونے کے وقت گواہ رہیں اگر کسی نے اُس وقت نہ پڑھا ہو۔ تو اب وہ رسالہ کہیں سے لے کر ہر ایک شخص پڑھ سکتا ہے اور فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ یاد رہے کہ نبی سے مراد میری اس زمانہ میں یہ نہیں کہ کوئی نئی شریعت لانیوالا۔ بلکہ نبی سے مراد اس زمانہ میں یہ ہے کہ خدا سے خبر پا کر لوگوں کو اطلاع دینے والا۔ وہ خدا کا کلام یہ ہے۔ نزل بہ جبیز۔ یعنی چراغدین پر جبیز نازل ہوا۔ اور اسی جبیز کو اس نے رویا یا الہام سمجھ لیا ہے اور جبیز کی تشریح حضرت مرزا صاحب نے یہ فرمائی۔ کہ جبیز دراصل خشک اور بے مزہ روٹی کو کہتے ہیں۔ جس میں کوئی حلاوت نہ ہو اور مشکل سے حلق میں سے اُترے اور مرد بخیل اور لئیم کو بھی کہتے ہیں اور جبیز اس خشک روٹی کو کہتے ہیں۔ کہ دانت اس کو نہ توڑ سکیں اور وہ دانت کو توڑے بعد امعا یعنی انتڑیوں کو پھاڑے اور قولنج پیدا کرے۔ پس اس لفظ سے بتلایا کہ چراغدین کی یہ رسالت اور یہ الہام محض جبیز اور اس کے لئے مہلک ہیں مگر دوسرے اصحاب جن کی توہین کرتا ہے یعنی میرے مخلص مریدان پر مائدہ نازل ہو رہا ہے۔ اور ان کو خدا کی رحمت سے ایک بڑا حصہ ہے۔

اور پھر یہ بھی الہام ہوا تھا کہ انی اذیب۔ من یریب۔ یعنی میں فنا کر دوں گا۔ میں غارت کر دوں گا۔ میں غضب نازل کروں گا اگر اس نے شک کیا اور اس پر ایمان نہ لایا اور رسالت اور مامور ہونے کے دعوے سے توبہ نہ کی اور خدا کے انصار میں جو سالہائے دراز سے خدمت اور نصرت میں مشغول اور دن رات صحبت میں رہتے ہیں ان سے عفو تقصیر نہ کرائی کیونکہ اس نے جماعت کے تمام مخلصوں کی توہین کی۔ کہ اپنے نفس کو ان سب پر مقدم کر لیا حالانکہ خدا نے بار بار براہین احمدیہ میں ان کی تعریف کی اور ان کو سابقین قرار دیا اور کہا۔

اصحاب الصفۃ وما ادراک ما اصحاب الصفۃ

پس اس موقع پر بالمقابل دو شخص ہیں۔ جو مدعی رسالت ہیں پس طالب حق کے لئے کیسی کھلی راہ ہے۔ کہ اب ان دونوں کے انجام کا منتظر ہو کہ خدا اپنی تائیدات کس کے شامل حال کر کے اس کی نصرت کرتا ہے اور کس کو تباہ کرتا ہے کیونکہ اس کی جناب سے سچا اور جھوٹا یکساں فیض نہیں پا سکتا چنانچہ اس خدا نے جس کی ہمیشہ سے سنت چلی آئی ہے کہ وہ اپنے رسولوں اور مومنوں کی مدد کیا کرتا ہے اور اس کے دشمنوں کو اس کے سامنے ہی ہلاک کرتا ہے ایسا کر دکھلایا کہ اپنے کلمات جو اس نے اپنے اس برگزیدہ رسول کی معرفت لوگوں پر ظاہر فرمائے تھے ۴۔ اپریل ۱۹۰۶ء کو پورا کر کے حق کو ظاہر کیا اور بطلان کو ملیا میٹ کر دیا۔ جیسا کہ اس کا فرمان ہے۔ انا لننصر رسلنا والذین آمنوا معہ فی الحیوۃ الدنیا اور جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا۔ اور وہ یوں واقع ہوا کہ گذشتہ ماہ مارچ ۱۹۰۶ء کو چراغدین ساکن جموں کے دو لڑکے اور ایک لڑکی خدا کے غضب میں یعنے طاعون میں مبتلا ہو کر مر گئے اور اُسے سخت صدمہ پہنچا اور پھر خود سخت طاعون میں ماخوذ ہو کر تھوڑے دن کے بعد اس جہان سے کوچ کر گیا اور طالبان حق کے لئے ایک بڑا نشان چھوڑ گیا۔ ایک شخص نے اس کی بیوی سے اور محلہ داروں سے دریافت کر کے اس کی بیماری اور پھر موت کے جو حالات تحریر کئے ان سے پیش گوئی کے سارے الفاظ بالکل پورے ہوتے ہیں وہ لکھتا ہے کہ جب اس کے بچے مرے تو اس نے لوگوں کو کہا کہ اب خدا بھی میرا مخالف ہو گیا ہے اور جب وہ خود

بیمار ہوا تو بیمار ہوتے ہی اُس کا گلا پکڑا گیا۔ پہلے اسے فیور پلیگ ہوگیا۔ بعد ازاں نمونیا پلیگ ہوگیا۔ اور اس سے کچھ کھایا پیا نہیں گیا۔ اور اگر بصد مشکل کچھ کھایا بھی۔ تو اس سے کچھ حلاوت نہ پہنچی۔ بلکہ اُلٹا نقصان۔ اور کہ اس نے بیماری کے دنوں میں پاخانہ نہ پھرا۔ بلکہ سخت قولنج رہا۔ اور وہ اپنی اس حالت میں یہ کہتا رہا۔ کہ خدا پر اب مجھے کسی قسم کی امید نہیں ہے۔ اگرچہ پاس کے لوگ اسے کہتے رہے کہ خدا سے فضل طلب کرو۔ وہ فضل کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے وہی الفاظ ہوتے تھے۔ غرض کہ یہ حالات جو اس شخص نے اس کی بیوی۔ محلہ دارون۔ اور اس ڈاکٹر سے جس کہ وہ زیر علاج رہا تھا۔ دریافت کرکے لکھے ہیں۔ اس پیش گوئی کے بالکل مطابق پورے ہوئے ہیں۔ جو آج سے چار سال پہلے شائع کی گئی تھی

اب میں اپنی قوم کی خدمت میں یہ سارے حالات اور واقعات پیش کرکے پوچھتا ہوں کہ کیا اب بھی متلاشی حق کے لئے سیدھی راہ نہیں کھلی؟ ضرور ہے۔ اگر خود کوئی شخص اس کے دیکھنے کے لئے آنکھیں نہ رکھتا ہو۔ تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔ نہ خدا کا۔ کیا کوئی منجانب اللہ جو کہ اپنے دعوے میں سچا ہو۔ خدا کی نسبت ایسا گمان رکھ سکتا ہے اور خدا سے مایوس ہو سکتا ہے۔ خواہ کیسی ہی سخت بُری حالت اور امتحان میں کیوں نہ پڑے؟ اور مصیبتوں سے پامال کیوں نہ ہو جاوے۔ اکثر انبیاء گذرے ہیں جن کو سخت سے سخت تکالیف پہنچی ہیں۔ مگر وہ اپنی زبان پر خدا کی نسبت کوئی شکایت کا کلمہ نہیں لائے اور آخر کو کامیاب ہوئے۔ بہت سے ایسے لوگ ہوں گے اور میں جانتا ہوں۔ کہ جن کو سخت طاعون ہُوا۔ یہاں تک کہ ان کے وارث اس کی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اور سورۂ لیٰسین بھی ان پر پڑھی گئی۔ مگر آخر کو وہ بچ گئے۔ ایک شخص کے ایسا دعوے کرنے پر اس سے ایسے کلمات نکلنے اور خدا کا منکر ہو کر مرنا یہ اس کے منجانب اللہ نہ ہونے کی دلیل ہے اور خدا سے نبی اور رسول تو الگ رہے۔ ایک مومن بھی نا امید اور مایوس نہیں ہو سکتا۔ ہاں کافر لوگ خدا کی رحمت اور فضل سے نا امید اور مایوس ہوتے ہیں۔ دوسرے خدا کے برگزیدہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں صرف اس قدر لکھ دینا کافی ہے۔ کہ خدا اپنے فضل سے دین اور دنیا میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دے رہا ہے۔ کیا یہ خدا تعالیٰ کا کلام نہیں ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب ؑ پر چار سال پہلے پیشگوئی کے رنگ میں نازل ہُوا۔ اور وہ چھاپ کر عام طور پر شائع کیا گیا۔ اور بالکل ہو بہو اس کے مطابق پورا ہُوا اگر کسی کو شک ہو۔ اور وہ جرأت کر سکتا ہو۔ تو اس کی مثل کچھ کر دکھائے۔ تا لوگوں کو پتہ لگ جائے اور لوگ اس کی اس مثال سے فائدہ اُٹھاویں۔ مگر میں یقیناً کہتا ہوں اور مجھے خود ایسا یقین ہے۔ جیسے ایک اور ایک دو کا یقین ہے۔ کہ بے شک یہ خدا کا کلام ہے۔ اور خدا ہی اس کا پورا کرنیوالا ہے اور حضرت مرزا صاحب ؑ (جانم فدائت) اس زمانہ میں خدا کے سچے رسول ہیں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو شریعت لائے تھے۔ اس پر لوگوں سے عملدرآمد کرانیکے لئے آئے ہیں۔ اور آپ کے ساتھ جو ان کو محبت اور عشق ہے اسی کے باعث یہ سب رتبہ پایا ہے اور خدا نے اپنی برکات اور فضل نازل فرمائے۔ اور اپنی پاک کلام سے مشرف فرما رہا ہے۔

خوش قسمت وہ آدمی ہے۔ جو عبرت حاصل کرے اور خدا سے ڈرے اور صادق کا ساتھ دے۔ بدبخت وہ جو خدا کے ہر نشان کو بے پرواہی سے دیکھتا ہے۔ ان کی بھی خدا کی نظر میں کوئی قدر نہیں اور وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

میں اپنی قوم کے افراد کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ خدا کے لئے اس معاملہ کو سوچیں اور ضرور سوچیں۔ خدا آپ لوگوں کو ہدایت دے۔ اور حق کی راہ دکھائے آمین ثم آمین۔

خاکسار محمد نصیب احمدی قادیان

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے اوّل ہی اوّل ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ قیمت صرف ۸/ **سنون دندان** تو اب کسی کو امراض ڈاڑھ دانت تکلیف نہیں دیتے کیوں کہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت چلتے ہوں منہ سے بدبو آوے دانت میں پیپ ایک دفعہ لگائیے پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ صرف ۴/ **سونے چاندی کی گولیاں** یہ دوا اسم بامسمّی ہے جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بد اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھیے کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کی شاکی ہوں یہ حبوب حلق سے اُترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزور کے لئے آب حیات ہیں قیمت ساٹھ حبوب عہ۔ المشتہر

بجلی کے ذریعہ نامردی اور سستی کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کرکے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے کئی آدمی گھر چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس بُرے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے دن بدن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے بزدلی بڑھتی جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے۔ غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردّی حالت دیکھکر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا ہے بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی ولائیت سے وہی بجلی منگا کر ہزار دل مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہائیت مفید ثابت ہُوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کے لئے بجلی کا روغن طلاء طیار کرکے بھیجتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے۔ پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو جاوے مکمل برقی سٹ (جس میں تینوں طلاء برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) کی قیمت بجائے دس روپیہ کے دیا جاتا ہے صرف تین روپیہ پانچ آنہ معہ محصولڈاک۔ درخواست آنے پر فہرست مفت

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ مینیجر دوائی خانہ سورج پرکاش۔ مقام ڈنگہ ضلع گجرات

ولائیت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ

فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہائیت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیوں کہ ان میں نہائیت مقوی اجزاء مثلاً فولاد کونین ڈامیانہ۔ کوکا نکس و امریکا سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان استعمال سے جریان۔ احتلام۔ سُرعت۔ رقت۔ ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مرد کو جوان مردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے۔ ہر ایک شیشی ولائیت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے "میڈ ان انگلینڈ" ہے تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہووے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ گولی معہ محصولڈاک ڈیڑھ روپیہ (عہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک انکشاف

جس کا یاد رکھنا آپ کیلئے اشد ضروری ہے

الٰہی میں کیونکر کروں شکر تیرا
تو خالق میں مخلوق ۔ ہے فرق اتنا
کئے فضل تو نے ہیں مجھ پر تو لاکھوں
کروں کس طرح شکر پھر تیرا مولیٰ
قلم جس لئے میں نے اب ہے اٹھائی
مرادیں ہمیشہ تو بر لانے والا
مراد اس سے ہے جو وہ کردے تو پوری

تو واحد یگانہ میں بندہ ہوں تیرا
زمین اور سما میں ہر ذرّے کا جتنا
ہے چہرہ بھی دیکھا تیرا اپنی آنکھوں
میں عاجز ہوں گندہ اور بندہ تیرا
تو واقف ہے اس سے جو اس میں بھلائی
جو مانے تجھے اس کا غم کھانے والا
تو قادر توانا ہے ۔ بندہ حضوری

خدا تعالیٰ کے احسان و کرم سے مفرح عنبری کی نسبت اب مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں رہی کہ اس نے ہندوستان بھر میں اور اس کے باہر اپنے لئے کیا اثر پیدا کیا ہے اور اشتہاری ادویات سے بدظن طبیعتوں کو کس طرح اپنا گرویدہ بنا لیا ہے کیونکہ یہ کوئی راز سربستہ نہیں ہے ڈھکی نہیں اور آپ سے پوشیدہ بھی نہیں میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ نے ابھی تک خود اس کو استعمال نہیں کیا تو کم سے کم اس کے لئے تعریف سے بھرے ہوئے الفاظ آپ کے کسی دوست کی معرفت ۔ رشتہ دار یا ہمسایہ کے ذریعہ ۔ اپنے حاکم یا محکوم کی طفیل آپ کے کان تک ضرور پہنچ چکے ہونگے ۔ کیونکہ ہندوستان بھر میں کوئی جگہ جغرافیائی حیثیت سے ایسی نہیں رہی جہاں اس کے زود اثر ہونے اور اپنے وقت کی ہمشل ہونیکا چرچا نہو اس لئے اس کے متعلق میں زیادہ آپ سے کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

اب مجھے جو کچھ آپ سے کہنا ہے وہ یہ ہے

کہ بعض نادان بھائیوں نے مفرح عنبری کی بے طرح ملک میں قبولیت دیکھی تو اکثروں کے پیٹ میں حسد کے مارے گدگدی ہونے لگی اور بعض نے بیانتک کوتہ اندیشی سے کام لیا کہ بیرونجات کے سادہ لوح لوگوں کو دہوکہ میں ڈالنے کے لئے ہماری اشتہار کے اکثر حصہ کی بعینہٖ نقل ہی کردی اور اس طرح نام کے تھوڑی سے تغیر و تبدل سے اشتہار جاری کر دئے اور اس طرز سے اشتہار لکھے کہ دیکھنے والا سرسری نظر میں معاً یہی سمجھے کہ یہ وہی چیز ہے جسکی ہم ہمیشہ تعریف اور چرچا سنا کرتے ہیں اور بعض نے شروع ہی سے یہ بھی لکھدیا کہ اب اسکی قیمت نصف یا چہارم کیجاتی ہے حالانکہ اصلی قیمت والا اشتہار ان کے نام سے دنیا میں کبھی آیا ہی نہ تھا

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

خدا تعالیٰ اپنے رحم سے ان کی حالت کی اصلاح فرماوے تاکہ یہ لوگ اس بت پرستی سے باز آویں اور سمجھیں کہ رزاق صرف وہی ذات ہے جو ہر چیز کا خالق ہے۔

ان اشتہاروں سے یہانتک لوگوں نے دہوکہ کھایا کہ :۔

بعض لوگوں کے خطوط ہمارے پاس پہنچے کہ آپکا اشتہار نصف قیمت فلاں جگہ سے یا فلاں اخبار سے ملا ہے لہذا آپ مہربانی کرکے اتنی ڈبیہ بھیجدیں تب ان کو جواب لکھے گئے کہ آپ نے دہوکہ کھایا ہے ہمارا اشتہار کوئی ایسا نہیں نکلا اور نہ ہمیں مفرح عنبری جیسی قیمتی دوائی کا بے اندازہ خرچ و محنت ایسی اجازت ہی دیتی ہیں کہ ہم اس کو نصف قیمت پر دے سکیں۔

خیر! آمدم بر سر مطلب

اب اس نوٹس کے پڑہنے آپ کو مذکورہ بالا علم تو ہو گیا ہے اب اگر کوئی اشتہار اس قسم کا آپکی نظر سے گذریگا تو یقیناً آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ اشتہار کس کی نقل ہے اور اس اشتہار کے دینے والے کا کیا منشاء ہے۔

یہ ہم آپ کو ہرگز منع نہیں کرتے

کہ آپ ان کی دوائی نہ خریدیں یہ آپکا اختیار ہے اور خدا تعالیٰ سب کا رزاق ہے یہ امر تو خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں کی قسمت پر منحصر ہے جیسا کسی کا عوض ہوگا۔ ویسا ہی اسکا معاوضہ پاوے گا۔

بالآخر میں ایسے لوگوں کی بھلائی کیواسطے ایک نصیحت کرتا ہوں

کہ اے خدا کے بندو! کامیابی کا یہ طریق نہیں جو تم نے اختیار کیا ہے کامیاب ہونا چاہتے ہو تو رزاق خدا کی ہستی پر ایمان لاؤ اور کسی شخص کی وہ راہ اختیار کرو جس سے وہ کامیاب ہوا اور نہ خالی اشتہاری چوری اور ہیر پھیر سے سوائے خسران کے کچھ نصیب نہوگا اور عاقبت ناحق برباد ہوگی۔

مثال کیطور پر تمہیں ایک نظیر بتا دیتا ہوں۔

اس کے بعد بھی اگر نسمجھو۔ تو پھر تمہیں بحوالہ خدا کرتا ہوں (واللہ عزیز ذو انتقام) دیکھو اور سوچو کہ جب میرے دار میانگہ نے ممیرے کا سرمہ ایجاد کیا تو اس سے پہلے جہاں تک میرا علم ہے دنیا میں اس نام کا کوئی سرمہ موجود نہ تھا مگر جب دنیا نے اُسے کامیاب ہوتے دیکھا تو اب قریباً ہر ایک اشتہار میں ممیرے کا سرمہ موجود ہے مگر تم ہی خدارا سوچ لو کہ کون کامیاب ہو گیا اور دوسروں کو کیا ملا۔ فرض کرو کہ اگر تم نے کسی مکر و حیلہ سے یا منت سماجت سے یا کسی کی خوشامد و لجاجت سے کسی کو ہمخیال بھی بنا لیا تو مت سمجھو کہ کامیابی اسی میں ہے مانا کہ تم دنیاوی بادشاہت کے قانون کی زد سے بچ سکتے ہو لیکن احکم الحاکمین کے قانون کے پنجہ سے رہائی نہیں پا سکتے کیونکہ وہ دل کے بھیدوں اور نہاں در نہاں اسرار سے واقف ہے

اب ناظرین سے میری اک عرض یہ ہے

کہ کم سے کم آپ اس دہوکہ میں کبھی نہ آویں کہ کبھی کوئی اشتہار دیکھکر خواہ وہ ہمارے اشتہاروں سے کیسا ہی ملتا جلتا ہو یا مفرح عنبری کے نام سے کیسا ہی قریب ہو یہ سمجھ لیں کہ وہ اور مفرح عنبری ایک ہی چیز ہے بلکہ یہ سمجھیں کہ اشتہار دینے والے کی اپنی خاص صنعت ہے پھر خرید و یا نہ خرید و یہ آپکا اختیار ہے اور مفرح عنبری کے لئے ہمیشہ اس نام اور پتہ کو یاد رکھئے۔

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت لاہور

گا ہو کیونکہ اس کا ایجاد کرنیوالا یہی خاکسار ہے اور ہندوستان میں کامیاب ہونیوالی بفضلہ یہی دوائی ہے جس کا نام مفرح عنبری ہے۔ مورخہ ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا۔